

# بال بھارتی

تپری جماعت



# بھارت کا آئین

## حصہ 4 الف

### بنیادی فرائض

#### حصہ 51 الف

بنیادی فرائض - بھارت کے ہر شہری کا یہ فرض ہوگا کہ وہ ...

- (الف) آئین پر کار بند رہے اور اس کے نصب لعین اور اداروں، قومی پرچم اور قومی ترانے کا احترام کرے۔
- (ب) ان اعلیٰ نصب لعین کو عزیز رکھے اور ان کی تقليد کرے جو آزادی کی تحریک میں قوم کی رہنمائی کرتے رہے ہیں۔
- (ج) بھارت کے اقتدار اعلیٰ، اتحاد اور سالمیت کو مستحکم بنیادوں پر استوار کر کے ان کا تحفظ کرے۔
- (د) ملک کی حفاظت کرے اور جب ضرورت پڑے قومی خدمت انجام دے۔
- (ه) مذہبی، لسانی اور علاقائی و طبقائی تفرقیات سے قطع نظر بھارت کے عوام انسان کے مابین یک جہتی اور عام بھائی چارے کے جذبے کو فروغ دے نیز ایسی حکمات سے باز رہے جن سے خواتین کے وقار کو ٹھیک پہنچتی ہو۔
- (و) ملک کی ملی جلی ثقافت کی قدر کرے اور اُسے برقرار رکھے۔
- (ز) قدرتی ماحول کو جس میں جنگلات، جھیلیں، دریا اور جنگلی جانور شامل ہیں محفوظ رکھے اور بہتر بنائے اور جانداروں کے تینیں محبت و شفقت کا جذبہ رکھے۔
- (ح) دانشورانہ رویے سے کام لے کر انسان دوستی اور تحقیقی و اصلاحی شعور کو فروغ دے۔
- (ط) قومی جائداد کا تحفظ کرے اور تشدد سے گریز کرے۔
- (ی) تمام انفرادی اور اجتماعی شعبوں کی بہتر کار کردگی کے لیے کوشش رہے تاکہ قوم متواتر ترقی و کامیابی کی منازل طے کرنے میں سرگرم عمل رہے۔
- (ک) اگر ماں باپ یا ولی ہے، پچھے سال سے چودہ سال تک کی عمر کے اپنے بچے یا وارڈ، جیسی بھی صورت ہو، کے لیے تعلیم کے موقع فراہم کرے۔

محلہ تعلیمات سے منظور شدہ تخت نمبر:  
پ-ش-س-/۱۵-۲۰۱۳/۲۲۹۷/۵۰۵-۰۲/۱۰۶۲-۰۳ء



# اردو بال بھارتی

## تپری جماعت



اپنے اسارت فون میں انشال کردہ Diksha App کے ذریعے درسی کتاب کے پہلے صفحے پر درج Q.R. اسکین کرنے سے ڈیجیٹل درسی کتاب اور ہر سبق میں درج Q.R. کے ذریعے متعلقہ سبق کی درس و تدریس کے لیے مفید سمجھی و بصری ذرائع دستیاب ہوں گے۔



महाराष्ट्रराजीय पाठ्यपाठ्यक्रम संशोधन मंडळ, पुणे



<p>© مہاراشٹر راجیہ پٹسٹک نرمتی وابھیاس کرم سنشوڈھن منڈل، پونہ-۲</p> <p>نے نصاب کے مطابق مجلس ادارت اور مجلس مشاورت نے اس کتاب کو ترتیب دیا ہے۔ اس کتاب کے جملہ حقوق مہاراشٹر راجیہ پٹسٹک نرمتی وابھیاس کرم سنشوڈھن منڈل، پونہ کے حق میں محفوظ ہیں۔ کتاب کا کوئی بھی حصہ ڈاکٹر، مہاراشٹر راجیہ پٹسٹک نرمتی وابھیاس کرم سنشوڈھن منڈل کی تحریری اجازت کے بغیر شائع نہ کیا جائے۔</p>	<p>پہلا ایڈیشن: ۲۰۱۳ء (2014)</p> <p>نواں ایڈیشن: ۲۰۲۲ء (2022)</p>
<p><b>مجلس ادارت:</b></p> <ul style="list-style-type: none"> <li>• ڈاکٹر سید یحیٰ نشیط (صدر)</li> <li>• سلیم شہزاد (رکن)</li> <li>• محمد حسن فاروقی (رکن)</li> <li>• سرفراز آرزو (رکن)</li> <li>• بیگم ریحانہ احمد (رکن)</li> <li>• ڈاکٹر محمد الیاس فاضل (رکن)</li> <li>• خان نوید الحق انعام الحق (رکن سکریٹری)</li> </ul>	
<p><b>مجلس مشاورت :</b></p> <ul style="list-style-type: none"> <li>• مشتاق رضا</li> <li>• احمد اقبال</li> <li>• فاروق سید</li> <li>• ڈاکٹر قمر شریف</li> </ul>	
<b>Co-ordinator</b>	: Khan Navedul Haque Inamul Haque Special Officer for Urdu, Balbharati
<b>Production</b>	: Shri Sachitanand Aphale, Chief Production Officer Shri Sachin Mehta, Production Officer Shri Nitin Wani, Assistant Production Officer
<b>D.T.P. &amp; Layout</b>	: Yusra Graphics, Shop No. 5, Anamay Building, 305, Somwar Peth, Pune - 411 011
<b>Artist</b>	: Shri Rajendra Girdhari
<b>Cover</b>	: Shri Suhas Jagtap
<b>Paper</b>	: 70 GSM Creamwove
<b>Print Order</b>	: N/PB/2021-22/5,000
<b>Printer</b>	: M/S. SOHAIL ENTERPRISES, THANE
<b>Publisher</b>	: Shri Vivek Uttam Gosavi <b>Controller,</b> M.S. Bureau of Textbook Production, Prabhadevi, Mumbai - 400 025

## بھارت کا آئین

### تمہید

ہم بھارت کے عوام متناس و سنجیدگی سے عزم کرتے ہیں کہ بھارت کو  
ایک مقتدر سماج وادی غیر مذہبی عوامی جمہوریہ بنائیں  
اور اس کے تمام شہریوں کے لیے حاصل کریں:  
النصاف، سماجی، معاشری اور سیاسی؛  
آزادی خیال، اظہار، عقیدہ، دین اور عبادت؛  
مساوات بے اعتبار حیثیت اور موقع،  
اور ان سب میں  
اُنخوت کو ترقی دیں جس سے فرد کی عظمت اور قوم کے اتحاد اور  
سامیلت کا تیقّن ہو؛  
اپنی آئین ساز اسمبلی میں آج چھپیں نومبر ۱۹۴۹ء کو یہ آئین  
ذریعہ ہذا اختیار کرتے ہیں،  
 وضع کرتے ہیں اور اپنے آپ پر نافذ کرتے ہیں۔

## راشٹر گپت

جن گن من - ادھ نایک جیہے ہے  
بھارت - بھالیہ ودھاتا۔

پنجاب، سندھ، گجرات، مراٹھا  
در اوڑ، انکل، بنگ،

وندھیہ، ہماچل، یمنا، گنگا،  
اُنجھل جل دھرنگ،

تو شہنامے جاگے، تو شہ آشیں مانگے،  
گاہے تو جیہے گا تھا،

جن گن منگل ڈائیک جیہے ہے،  
بھارت - بھالیہ ودھاتا۔

جیہے ہے، جیہے ہے، جیہے ہے،  
جیہے جیہے جیہے، جیہے ہے۔

## عہد

بھارت میرا ملک ہے۔ سب بھارتی میرے بھائی اور بھینیں ہیں۔

مجھے اپنے وطن سے پیار ہے اور میں اس کے عظیم و گناہوں ورثے پر  
خزمحسوں کرتا ہوں۔ میں ہمیشہ اس ورثے کے قابل بننے کی کوشش کروں گا۔

میں اپنے والدین، استادوں اور بزرگوں کی عزت کروں گا اور ہر ایک  
سے خوش اخلاقی کا برداشت کروں گا۔

میں اپنے ملک اور اپنے لوگوں کے لیے خود کو وقف کرنے کی قسم کھاتا  
ہوں۔ اُن کی بہتری اور خوش حالی ہی میں میری خوشی ہے۔

## پیش لفظ

”بچوں کے لیے لازمی و مفت تعلیم کے حق کا قانون ۲۰۰۹ء“ اور ”درسیات کا قومی خاکہ ۲۰۰۵ء“ کو مد نظر رکھ کر ریاست مہاراشٹر میں ”پرائمری تعلیم کا نصاب ۲۰۱۲ء“ تیار کیا گیا۔ ادارہ بال بھارتی نے تعلیمی سال ۲۰۱۳-۱۴ء سے حکومت مہاراشٹر کے مظہر کردہ اس نصاب پر منی پہلی سے آٹھویں جماعت کی اردو زبان انگریزی کی درسی کتابوں کا نیا سلسلہ بدتر تج شائع کرنا شروع کر دیا ہے۔ اس سلسلے کی تیسری جماعت کی درسی کتاب آپ کے ہاتھوں میں دیتے ہوئے ہمیں بڑی سرست ہو ہی ہے۔

تیسری جماعت ابتدائی تعلیم کا تیری امرحلہ ہے۔ بچے غیر رسمی طور پر اپنے گھر اور اطراف کے ماحول میں سُنی ہوئی بتائیں سمجھ لیتے ہیں اور اپنے خیالات کا اظہار بھی کر سکتے ہیں۔ اسکوں میں داخلہ لینے کے بعد بچوں کے زبان سیکھنے کا سلسلہ باقاعدہ شروع ہوتا ہے۔ اس جماعت کے بچے زبان سیکھنے کے پہلے مرحلے سے گزر کر تیسری جماعت میں داخل ہو چکے ہیں۔

ابتدائی جماعتوں کے بچے کم سن ہوتے ہیں۔ ان میں دیکھنے، سنبھالنے کی صلاحیتوں کو فروغ دینے اور اکتساب میں سہولت پیدا کرنے کی غرض سے اس درسی کتاب کو زیادہ سے زیادہ دلچسپ اور سرست بخش بنانے کی کوشش کی گئی ہے۔ اس مقصد کے حصول کے لیے متن کتاب میں ایسی مترنم نظموں اور گیتوں کو شامل کیا گیا ہے جنھیں بچے آسانی سے اجتماعی اور انفرادی طور پر گنتا اور گاسکین۔ ساتھ ہی ایسی تصویریں متن کے ساتھ شامل ہیں جن سے بچے لطف اندوز ہو سکیں۔ اس کتاب کا مواد ابتدائی دلچسپ اور طلبہ کی روزمرہ زندگی سے مر بوط ہے اس لیے یقیناً یہ اسباق طلبہ میں مطالعے کا ذوق و شوق پیدا کریں گے۔

ہر سبق کے آخر میں مشقیں بھی دی گئی ہیں جن میں زبان انگریزی کی افہام و تفہیم کے تنوع کا خاص خیال رکھا گیا ہے۔ ان مشقوں میں مواد پر منی نیز دیگر تھیں کہ ساتھ ساتھ طلبہ کی زبان انگریزی کی مہارتوں کی نشوونما کے نقطہ نظر سے خود آموزی کی مختلف سرگرمیاں بھی شامل کی گئی ہیں۔ مشق کی غیر معمولی اہمیت کے پیش نظر اس کتاب کے ساتھ ساتھ مشقی بیاض بھی شائع کی جا رہی ہے جس میں مزید مشقیں شامل کی گئی ہیں۔ تو قع ہے کہ مشقی سوالات حل کرنے میں اساتذہ اور سرپرست بھی دلچسپی کا مظاہرہ کریں گے۔

زیر نظر درسی کتاب میں ماحولیات سے متعلق اسباق بھی شامل ہیں۔ درس و تدریس کے دوران اساتذہ اس امر کو ملاحظہ رکھیں کہ جماعت میں جو کچھ سکھایا جائے، وہ اسکوں سے باہر کی دنیا اور روزمرہ زندگی کے معاملات سے لازمی طور پر بروپ ہو۔ کتاب کو حتی الامکان معیاری اور بے عیب بنانے کے لیے اس کا مسودہ مہاراشٹر کے مختلف علاقوں کے منتخب اساتذہ، ماہرین تعلیم اور ماہرین زبان کی خدمت میں تبصرہ کے لیے پیش کیا گیا تھا۔ ان کے پیش کردہ مشوروں اور تجویز کی روشنی میں مسودے میں ضروری ترمیم کر کے اسے قطعی شکل دی گئی ہے۔

اس موقع پر ادارہ اردو لسانی کمیٹی کے ان لائق ماہرین کا شکریہ ادا کرنا اپنا فرض سمجھتا ہے جو نہ صرف اس کتاب کی ترتیب و متدوین سے متعلق سرگرمیوں میں خلوص و تندی سے مصروف رہے بلکہ اس کتاب کی تیاری کے ہر پہلو سے دلی طور پر وابستہ رہے۔ ادارہ خصوصی طور پر بشیر احمد انصاری اور سلام بن رضا صاحب اس کتاب کا شکرگزار ہے جن کے گراں قادر تعاون کے بغیر اس کتاب کا مسودہ تکمیل نہ پاتا۔ اسی طرح ان تمام ماہرین تعلیم، اساتذہ، مصتوہ، مجلس ادارت اور مجلس عالمہ کا بھی یہ دل سے شکرگزار ہے جن کے تعاون سے یہ کتاب پائی تکمیل کو پہنچی ہے۔ تو قع ہے کہ طلبہ، اساتذہ اور سرپرست اس کتاب کا خیر مقدم کریں گے۔



(چند منی بور کر)

ڈاکٹر

مہاراشٹر اجیہ پانچھی پستک زمیتی و  
ابھیاس کرم سنو و حصن منڈل، پونہ - २

پونہ -  
تاریخ: 20-2-2014

## آموزشی ماحصل-تیسری جماعت

آموزشی ماحصل	تجویز کردہ طریقہ تعلیم
سنسنی ہوئی کہانی، واقعہ، نظم غور سے سنتا ہے اور اپنارڈ عمل ظاہر کرتا ہے۔ کہانی، نظم وغیرہ کو مناسب اُتار چڑھاؤ، روانی، ترمیم اور مناسب لب و لجھے میں سنتا ہے۔	طالب علم 03.04.01 03.04.02 03.04.03 03.04.04 03.04.05 03.04.06 03.04.07 03.04.08 03.04.09 03.04.10 03.04.11 03.04.12 03.04.13
سنسنی ہوئی کہانی، نظم، کردار، عنوان وغیرہ کے بارے میں بات چیت کرتا ہے، سوالات کرتا ہے، اپنارڈ عمل ظاہر کرتا ہے، اپنی رائے دیتا ہے اور اپنی رائے کو اپنے انداز بیان میں ظاہر کرتا ہے۔ اپنے آس پاس وقوع پذیر ہونے والے واقعہ اور مختلف حالات میں خود کے مشاہدے بیان کرتا ہے، اس پر مباحثہ کرتا ہے اور سوالات پوچھتا ہے۔ کہانی، نظم یا دیگر ادبی اصناف کو سمجھتے ہوئے ان میں ذاتی معلومات کا اضافہ کرتا ہے۔ مختلف اصنافِ تحریر (مثلاً اخبار، ادب اطفال، اشتہار وغیرہ) سمجھتے ہوئے پڑھنے کے بعد اس پر مبنی سوالات پوچھتا ہے، اپنی رائے دیتا ہے، استاد اور دوستوں کے ساتھ مباحثہ کرتا ہے اور پوچھتے ہوئے سوالوں کے جواب تحریری، زبانی صورت اور اشاراتی زبان میں دیتا ہے۔ مختلف اصناف ادب میں آئے ہوئے نئے الفاظ کے معنی سمجھتا ہے اور ان کے مطلب کا تین کرتا ہے۔ مختلف قسم کی کہانیوں، نظموں وغیرہ اصناف کی خصوصیات پہچان کر ان کا مناسب استعمال کرتا ہے۔ (مثلاً لکھنوں کی تشقیل نو، اسم، اسم عام، علامات اوقاف وغیرہ)	تمام طلبہ کو (خصوص توجہ کے مستحق بچوں کے ساتھ) انفرادی یا اجتماعی طور پر عمل کرنے کے لیے درج دلیل امور کی ترغیب دی جائے: • کہانی، واقعہ، نظم غور سے کامیاب فراہم کرنا اور رڈ عمل کا موقع دینا۔ • اپنی زبان میں بولنے، بحث کرنے کی مکمل آزادی اور موقع دینا۔ • سنسنی ہوئی کہانی، نظم، قصہ وغیرہ کو اپنے طریقے میں اور اپنی زبان میں سنانا / سوالات پوچھنا اور اسی طرح اس میں اپنے خیالات کا اضافہ کرنا۔ • آس پاس وقوع پذیر واقعات اور حالات کے بارے میں بچوں کے ذریعے بولی جانے والی زبان میں سنانا۔ از سر نو کہانی / نظم سنانے کا موقع دینا تاکہ ان کی اپنی زبان کو جماعت میں وقت حاصل ہو اور بچوں کے ذخیرہ الفاظ میں اضافہ ہو اور ان کے اظہارِ خیال کی ترقی کا موقع بھی ملے۔ • گوشه مطالعہ / لائبریری میں بچوں کی سطح کے لحاظ سے مختلف زبانوں میں (بچوں کی خود کی زبان / دیگر زبانوں میں) تفریجی مواد جیسے بچوں کا ادب، بچوں کے پوشر، بورڈ، سمعی و بصری وسائل دستیاب کرنا۔ • مختلف قسم کی کہانیوں، نظموں وغیرہ کو تصویریوں کی مدد سے سمجھنا اور سمجھانا۔ • مختلف مقاصد کو ذہن میں رکھ کر درس کے مختلف مرحلے کو جماعت میں مناسب مقام دینا۔ جیسے کسی کہانی سے معلومات تلاش کرنا، کسی واقعہ یا کردار سے متعلق اپنی منطق یا رائے پیش کرنا وغیرہ۔ سنسنی ہوئی، دیکھی ہوئی کہانی کو اپنے طریقے سے لکھنا۔ • اپنی زبان سیکھنے کے لیے نئے الفاظ اور جملے استعمال کرنا۔ • حوالہ اور مقاصد کے لحاظ سے مفید الفاظ اور جملوں کا مطالعہ کر کے ان کو پیش کرنا۔
کہانیاں سمجھتے ہوئے پڑھتا ہے اور ان پر مبنی سوالات پوچھتا ہے، رائے کا اظہار کرتا ہے، لکھتا ہے، استاد اور دوستوں کے ساتھ مباحثہ کرتا ہے۔ خود کی خواہش سے یا معلم / معلمہ کی طے کردہ سرگرمیوں میں نئے الفاظ / جملے کے صحیح املا سے آگاہی حاصل کرتے ہوئے مناسب طریقے سے لکھتا ہے۔ مختلف مقاصد کے تحت لکھتے وقت حوالے اور مقاصد کا خیال رکھتے ہوئے اپنی تحریری میں الفاظ کا اختیاب، جملوں کی بندش اور تحریری کی نوعیت کے مطابق لکھتا ہے جیسے دوست کو خط لکھنا، دیواری اخبار کی تدوین کرنا وغیرہ۔ مختلف مقاصد کے تحت موضوعات کو منظر رکھ کر لکھتے وقت اپنی تحریر میں علامات اوقاف (جیسے وقہ، ختمہ، سوالیہ نشان) کا مناسب استعمال کرتا ہے۔ مختلف اصنافِ تحریر (اخبارات، ادب اطفال، اشتہار) سمجھتے ہوئے پڑھنا، اس پر اپنی رائے کا اظہار کرنا اور پوچھتے ہوئے سوالوں کے جواب تحریری وغیرہ میں دیتا ہے۔	سنسنی ہوئی کہانی کو اپنے طریقے سے لکھنا۔ • اپنی زبان سیکھنے کے لیے نئے الفاظ اور جملے استعمال کرنا۔ • حوالہ اور مقاصد کے لحاظ سے مفید الفاظ اور جملوں کا مطالعہ کر کے ان کو پیش کرنا۔ • اپنا خاندان، اسکول، ماحول، کھیل کا میدان، گاؤں کے چوک اس طرح کے موضوعات پر یا خود کے منتخب کردہ عنوانات پر خود کے خیالات لکھ کر ایک دوسرے کو سنانا۔ • ایک دوسرے کی لکھی ہوئی سننے، پڑھنے اور اس پر اپنی رائے کا اظہار کرنا اور اس میں اپنے خیالات کا اضافہ کر کے مختلف طریقوں سے لکھنا۔

## فہرست

زبانی اور عملی کام کے لیے مواد					*
۱	وَفَافِرْخَ آبادی	(نظم)	موڑسائیکل		♦
۲	ماخوذ	(نظم)	کتنا اچھا پھل ہے آم		♦
۳	ماخوذ		منٹھی چینوٹی		♦
۴	نیزندم		اتھاد میں برکت ہے		♦
۵	ماخوذ	(نظم)	دعا		-۱
۸	ڈاکٹر سید یحیٰ نپٹ		حضرت حلیمة		-۲
۱۱	ماخوذ		میٹھے بول میں جادو ہے		-۳
۱۳	حافظ جاندھری	(نظم)	سو نے والو! جاگو		-۴
۱۶	شیخ قاسم رضا		نوکا چکر		-۵
۱۹	مائل خیر آبادی	(نظم)	آؤ دستر خوان بچھائیں		-۶
۲۱	ماخوذ		چاند بی بی		-۷
۲۳	ماخوذ		سنترا		-۸
۲۷	شفع الدین تیسر	(نظم)	باغ کی سیر		-۹
۲۹	سلیم شہزاد		لومڑی اور کچھوا		-۱۰
۳۳	بشير احمد انصاری		ٹیلی فون سے موبائل تک		-۱۱
۳۷	نور العین علی		افطاری		-۱۲
۳۱	تلوك چند محروم	(نظم)	میں اچھا بنوں گا		-۱۳

زبانی اور عملی کام کے لیے مواد				
				*
۲۳	جگن ناتھ آزاد	(نظم)	نٹ کھٹ پچی	♦
۲۴	شمس دیوبندی	(نظم)	چوہا اور بیلی	♦
۲۵	محمد حسن فاروقی		فقیر کی اپیانداری	♦
۲۶	احمد جمال پاشا		دھوپی کی چالاکی	♦
۲۸	مشتاق رضا		بہاؤ رجوف	-۱۳
۵۱	محمد احمد فردوسی		سیوا گرام	-۱۵
۵۲	حافظ باقوی	(نظم)	اُردو زبان ہماری	-۱۶
۵۶	ماخوذ		کوئی کام چھوٹا نہیں	-۱۷
۵۹	عطاء الرحمن طارق	(نظم)	دھپرے دھپرے	-۱۸
۶۱	احمد اقبال		سو نے کا درخت	-۱۹
۶۲	اختر شیرانی	(نظم)	کاغذ کی ناؤ	-۲۰
۶۶	ڈاکٹر جمیل جالبی		اپنی مدد آپ	-۲۱
۶۹	سلام بن رزاق		ڈاکٹر بابا صاحب امبیڈ کر	-۲۲
۷۲	خلیل محمودی	(نظم)	رس کی کھپر	-۲۳
۷۳	ماخوذ		دل نہ دکھے	-۲۴
۷۸	ماخوذ	(نظم)	وطن کا گپت	-۲۵

مودرسائیل

**ہدایت:** صفحہ اسے ۵ تک دیا گیا مواد زبانی تدریس کے لیے ہے۔ یہاں دی ہوئی نظموں کو استاد زبانی یاد کر کے پہلے سیدھی سادی لے میں پڑھے اور طلبہ صرف سنیں۔ دوسری مرتبہ استاد لئے کے بغیر سنائے۔ تیسرا مرتبہ استاد ایک ایک مصرعہ پڑھے اور طلبہ دُھرائیں۔ چوتھی مرتبہ استاد اور طلبہ مل کر پڑھیں۔

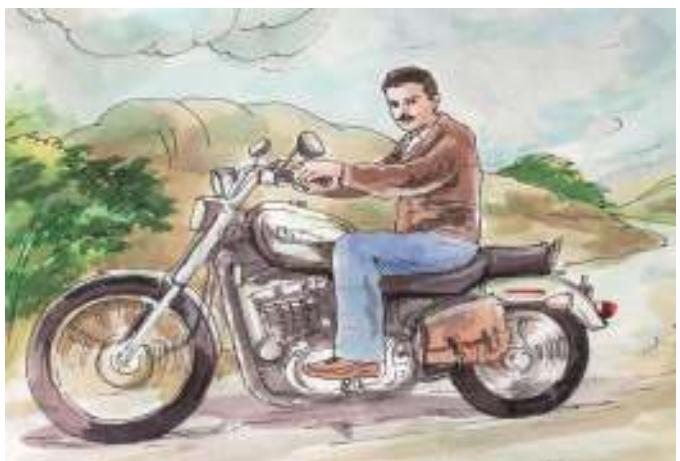


پھٹ پھٹ پھٹ پھٹ کرنے والی میلوں کا دم بھرنے والی

دو پہیوں میں جان بڑی ہے، شان بڑی ہے

جنگل بستی شور مچاتی لگاتی سڑکوں پر ہے دوڑر

دانہ	چارا	کچھ نہیں	کھاتی
پھر	بھی	کوسوں دوڑ کے	جاتی
تھک	جانے کا نام	نہیں	ہے
میٹھے	رہنا	کام	نہیں
سرپٹ	دوڑ	کے	والی
چھٹ	پٹ	کام	والی
(وفارغ آبادی)			





کتنا چھا پھل ہے آم

ملتا	ہے	یہ	ستے	دام
کتنا	اچھا	پھل	ہے	آم
گو dalle	دار	,	رسپلا	بھی
کھٹا	بھی	ہے	میٹھا	بھی
کتنا	اچھا	پھل	ہے	آم
چٹپنی	,	شربت	اور	اچار
اس	کا	مُربہ	ذائقہ	دار
کتنا	اچھا	پھل	ہے	آم
آم	دسہری	ہے	مشہور	
لنگڑا	بھی	رس	سے	بھرپور
کتنا	اچھا	پھل	ہے	آم
ملتا	ہے	یہ	ستے	دام
کتنا	اچھا	پھل	ہے	آم

(ماخوذ)



## ننھی چیونٹی

**ہدایت:** استاد آواز کے مناسب اُتار چڑھاو، چہرے کے تاثرات اور مناسب حرکات و مکنات کے ساتھ طلبہ کو کہانی سنائے۔  
اس کے بعد طلبہ سے کہانی سنانے کے لیے کہے۔ چھوٹے چھوٹے سوالات پوچھ کر جانچ لے کہ طلبہ نے سمجھ کر سنا ہے۔

کسی جگہ بہت سی چیونٹیاں رہتی تھیں۔ وہ روزانہ خوراک جمع کرنے کے لیے اپنے گھروں سے نکلتی تھیں۔ ان میں ایک ننھی چیونٹی بھی تھی جو ہر روز اپنی بوڑھی ماں کے ساتھ خوراک جمع کرنے جاتی تھی۔ ایک دن اُس نے اپنی ماں سے کہا، ”امی! آپ بوڑھی ہو گئی ہیں۔ پھر بھی رہتی ہیں۔ اب آپ آرام کیجیے۔ کل سے خوراک جمع کرنے کے لیے میں اکیلی جاؤں گی۔“ ماں نے کہا، ”بیٹی! تم نے ٹھیک کہا لیکن خیال رکھنا برسات کے دن قریب ہیں۔ بارش شروع ہونے سے پہلے ہمیں زیادہ سے زیادہ خوراک جمع کر لینی چاہیے۔ بارش میں باہر نکلانا بہت مشکل ہوتا ہے۔“

دوسرا دن ننھی چیونٹی دوسری چیونٹیوں کے ساتھ خوراک جمع کرنے نکلی۔ وہ بڑی چیونٹیوں کی طرح بڑے دانے نہیں اٹھا سکتی تھی۔ چھوٹے چھوٹے دانے لاتی تھی۔ وہ اس دن زیادہ خوراک جمع نہ کر سکی۔

ننھی چیونٹی اُداس ہو گئی۔ وہ اپنی خالہ کے گھر پہنچی اور انھیں اپنی پریشانی بتاتے ہوئے کہا، ”خالہ جان! بڑی چیونٹیاں تو بڑے بڑے دانے اٹھا لیتی ہیں۔ وہ زیادہ خوراک جمع کر لیتی ہیں لیکن میں بڑے دانے نہیں اٹھا سکتی۔ زیادہ خوراک جمع نہ ہوئی تو برسات میں ہمیں بڑی پریشانی ہو گی۔“

خالہ نے اُسے تسلی دی، ”بیٹی! دل چھوٹا نہ کرو۔ کل سے ہم ایک ساتھ دانے جمع کرنے نکلیں گے۔ تم میرے گھر میں چھوٹے چھوٹے دانے جمع کرنا، میں بڑے بڑے دانے تمہارے گھر پہنچاؤں گی۔“ ننھی چیونٹی خالہ کی بات شن کر خوش خوش گھر لوٹی۔ اب وہ روزانہ پابندی سے چھوٹے دانے اپنی خالہ کے گھر پہنچانے لگی۔ خالہ بڑے دانے ننھی چیونٹی کے گھر پہنچا دیتی۔ یہ سلسلہ چلتا رہا۔ یہاں تک کہ بارش کا موسم آپنہنچا۔

ایک دن ننھی چیونٹی اپنے گھر میں خالہ کے لائے ہوئے دانوں کو دیکھ کر بہت خوش تھی۔ اُس نے اپنی ماں سے کہا، ”امی! ہمیں خالہ کا شکریہ ادا کرنا چاہیے۔ انہوں نے ہمارے لیے کتنی خوراک جمع کر دی ہے۔“ ماں نے کہا، ”تم نے بالکل صحیح کہا۔ چلو چل کر تمہاری خالہ کا شکریہ ادا کریں۔“

ننھی چیونٹی اپنی ماں کے ساتھ خالہ کے گھر پہنچی۔ اس نے خالہ کا شکریہ ادا کیا اور کہا، ”خالہ جان! آپ کی وجہ سے

ہمارے گھر میں بہت خوراک جمع ہو گئی ہے۔ اب بارش کا موسم آرام سے گزر جائے گا۔” خالہ نے اس کی بات سن کر مسکراتے ہوئے کہا، ”شکر یہ تو مجھے تمہارا ادا کرنا چاہیے۔ ذرا غور سے دیکھو، تم نے جو چھوٹے چھوٹے دانے جمع کیے ہیں، وہ کتنے زیادہ ہیں۔ میرے جمع کیے ہوئے دانوں سے بھی بہت زیادہ۔“ نہیں چیونٹی اپنے جمع کیے ہوئے دانوں کو دیکھ کر حیرت زدہ رہ گئی۔ وہ سیکڑوں کی تعداد میں تھے۔ خالہ نے اُسے سمجھاتے ہوئے کہا، ”حیران ہونے کی کیا بات ہے۔ دراصل تم نے بڑی چیزوں کی سے کم محنت نہیں کی۔ یہ سب تمہاری محنت اور باقاعدگی سے کام کرنے کا نتیجہ ہے۔“ (ماخوذ)



اُشاد میں برکت ہے

کسی گاؤں میں ایک کسان رہتا تھا۔ وہ بڑا ہی نیک اور شریف تھا۔ اس کے چار بیٹے تھے۔ خوب ہٹے کئے اور صحت مند مگر کسی میں باپ کی کوئی خوبی نہ تھی۔ چاروں کے چاروں بے حد لڑاکا اور جھگڑا لو تھے۔ ہر وقت کسی نہ کسی بات پر لڑتے رہتے تھے۔ ایک دوسرے کو مارنا پینا تو ان کا روزانہ کا کھیل تھا۔ کسان کو ان کی ایسی حرکتوں پر بہت دُکھ ہوتا۔ اُس نے کئی بار انھیں سمجھانے کی کوشش کی کہ آپس میں لڑنا جھگڑنا بہت بُری بات ہے۔ وہ باپ کی باتوں کو ایک کان سے سنتے اور دوسرے کان سے اڑا دیتے۔

بے چارہ کسان بے حد پریشان تھا۔ وہ رات دن یہی دُعا مانگتا کہ اللہ میرے بچوں کو عقل اور سمجھ دے۔ ایک دن وہ بیٹھا بچوں ہی کے بارے میں سوچ رہا تھا کہ اُسے ایک ترکیب سوچھی۔ اُس نے ایک درخت کی بہت ساری پتلی پتلی شاخیں جمع کیں۔ دس دس شاخوں کو رُسی سے باندھ کر چار گٹھے بنائے۔ لڑکوں کو بُلایا۔ جب چاروں لڑکے آئے تو اس نے ہر لڑکے کو ایک گٹھا دیا۔ لڑکے حیرت سے کبھی کسان کو دیکھتے، کبھی ایک دوسرے کا منہ تکنے لگتے۔ ان کی سمجھ میں نہیں آ رہا تھا کہ آخر ماجرا کیا ہے؟

کسان نے مسکرا کر کہا، ”بچو! آؤ آج ہم ایک کھیل کھیلیں۔ یہ گٹھے جو میں نے تم لوگوں کو دیے ہیں تمھیں ان کو توڑنا ہے۔“

لڑکوں نے اُسے ایسی نظریوں سے دیکھا جیسے کہنا چاہتے ہوں، یہ کون سی بڑی بات ہے۔

کسان نے پھر کہا، ”تو شروع ہو جاؤ۔ دیکھیں سب سے پہلے گٹھا کون توڑتا ہے؟“

چاروں لڑکے اپنے گٹھے کو توڑنے کی کوشش کرنے لگے۔ وہ کافی دریک طاقت آزماتے رہے۔ اپنے جسم کا سارا زور لگاتے رہے مگر ان میں سے کوئی بھی اپنا گٹھا توڑنہ پایا۔ جب وہ تھک ہا کر رہست پڑ گئے تو کسان نے ان سے کہا، ”ٹھیک ہے، لاو گٹھے مجھے دے دو۔“

لڑکوں نے گٹھے کسان کو دے دیے۔ کسان نے ایک گٹھا کھولا۔ شاخوں کو الگ کیا اور ہر بیٹے کو ایک ایک شاخ دی اور کہا، ”اب اسے توڑو۔“

چاروں نے فوراً کٹ کٹ چاروں شاخیں توڑ دیں۔

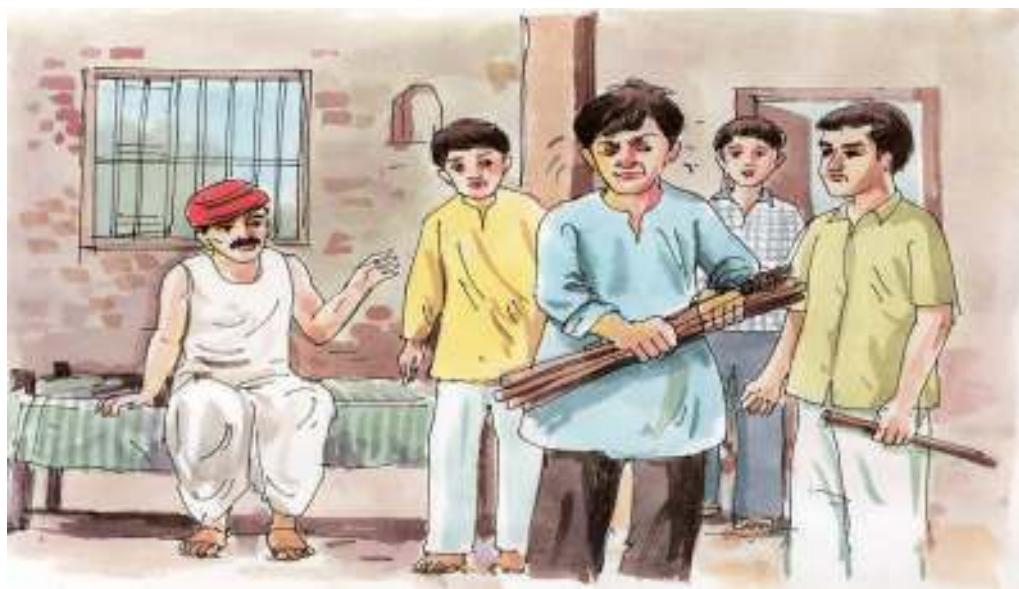
تب کسان بولا، ”دیکھا بچو! جب یہ شاخیں ایک دوسرے کے ساتھ جڑی تھیں، تم ان کو نہیں توڑ سکے تھے مگر جب یہ الگ الگ ہو گئیں تو تم نے کتنی آسانی سے انھیں توڑ دیا۔“

لڑکے خاموشی کے ساتھ باپ کی بات سننے رہے۔

کسان نے ان سے کہا، ”یاد رکھو! اگر تم مل جمل کر رہو گے تو کوئی تمھارا کچھ نہیں بگاڑ سکے گا۔ جب تم الگ الگ ہو جاؤ گے تو کوئی بھی بڑی آسانی سے تمھیں نقصان پہنچائے گا۔ جاؤ کھلیو کو دو مگر آپس میں لڑنا جھگڑنا چھوڑ دو۔ مل جمل کر رہو،

سمجھ گئے تم۔“

لڑکوں نے ہاں میں سر ہلا کیا اور ایک دوسرے کا ہاتھ پکڑے باہر نکل گئے۔ کسان مسکراتا ہوا انھیں دیکھتا رہا۔ (نیزندیم)





2HR62E

# دُعا



ہاتھ اٹھائے سر کو جھکائے  
تیرے کرم کی آس لگائے

ہم آئے ہیں تیرے در پر  
ہم پہ خُدا یا ، ایک نظر کر

رحمت سے دن پھیر ہمارے  
ہم جپتے ہیں تیرے سہارے

نام پہ تیرے جان فدا ہو  
کوئی نہ دل میں تیرے سوا ہو

سیدھی راہ دکھادے ہم کو  
نیک انسان بنادے ہم کو

راحت دے دے ، عزّت دے دے  
علم و ہنر کی دولت دے دے  
(ماخوذ)



کرم	- مہربانی
آس	- اُمید
در	- دروازہ
خُدایا	- اے خدا
دِن پھیرنا	- اچھے دن لانا
فِدا	- قربان
Rahat	- خوشی

### مشق

ایک جملے میں جواب لکھو:

- ۱۔ بچے خدا سے کس طرح دُعاء مانگ رہے ہیں؟
- ۲۔ ہم کس کے سہارے جیتے ہیں؟
- ۳۔ بچے خدا کے نام پر کیا فدا کرنا چاہتے ہیں؟

جوڑیاں لگاؤ:

کوئی نہ دل میں تیرے سوا ہو	ہم آئے ہیں تیرے در پر
علم و ہنر کی دولت دے دے	نام پر تیرے جان فدا ہو
ہم پر خُدایا ، ایک نظر کر	سیدھی راہ دکھا دے ہم کو
نیک انسان بنا دے ہم کو	راحت دے دے، عزّت دے دے

اس نظم کو زبانی یاد کر کے روزانہ اسکول میں پڑھو۔





## حضرت حلیمهؓ

عرب کے لوگ اپنے چھوٹے بچوں کو پرورش کے لیے دیہاتوں میں رہنے والے بدّوؤں کے گھر بھیج دیا کرتے تھے۔ بدّوؤں تین ان بچوں کو دودھ پلاتی اور ان کی دیکھ بھال کرتی تھیں۔ غریب عورتوں کے لیے روزی کمانے کا یہ ایک ذریعہ تھا۔ بی بی حلیمهؓ بھی بچوں کو دودھ پلانے کا کام کرتی تھیں۔ وہ ہمارے پیارے رسول حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی دایہ تھیں۔ انہوں نے آپؐ کو دودھ پلایا تھا۔ اس لیے انھیں دائی حلیمهؓ بھی کہتے ہیں۔ بی بی حلیمهؓ کے شوہر کا نام حارث تھا۔ وہ ایک غریب آدمی تھے اس لیے بی بی حلیمهؓ محنت مزدوری میں اپنے شوہر کا ہاتھ بٹاتیں۔ ایک مرتبہ بی بی حلیمهؓ کے گاؤں کی چند عورتوں دودھ پینے والے بچوں کی تلاش میں مکہ پہنچیں۔ بی بی حلیمهؓ بھی اپنے چھوٹے بچے اور شوہر کے ساتھ اس قافلے میں شامل تھیں۔ سواری کے لیے ان کے پاس ایک کمزور اؤٹنی تھی جو قافلے میں سب سے پچھے رہ جاتی۔ بڑی مشکل سے وہ مکہ پہنچے۔

ہمارے رسولؐ کی والدہ حضرت آمنہؓ حضورؐ کو کسی دایہ کے سپرد کرنا چاہتی تھیں، مگر جب پتہ چلتا کہ آپؐ یتیم ہیں تو عورتوں آپؐ کو لینے سے انکار کر دیتیں۔ بی بی حلیمهؓ کمزور اور غریب تھیں اس وجہ سے مکہ کی کسی خاتون نے اپنے بچے کو دودھ پلانے کے لیے اُن کے حوالے نہیں کیا۔ بی بی حلیمهؓ بھی خالی ہاتھ لوٹانہیں چاہتی تھیں۔ انہوں نے اپنے شوہر سے کہا کہ ہم اس یتیم بچے ہی کو لے جائیں گے۔ وہ اس بچے کو لے کر جیسے ہی اپنی اؤٹنی پرسوار ہوئیں تو اُس کمزور اؤٹنی میں جیسے جان پڑ گئی۔ وہ تیزی سے دوڑ نے لگی۔ اُس نے دودھ دینا بند کر دیا تھا مگر اب وہ دودھ دینے لگی۔ یہ دیکھ کر قافلے کی عورتوں کو بڑا تعجب ہوا۔

بی بی حلیمهؓ حضرت محمدؐ کا بہت خیال رکھتی تھیں۔ اُن کی بڑی بیٹی شیماء اُن کی غیر حاضری میں آپؐ کو سنبھالا کرتی تھی۔ چار پانچ برس کی عمر میں بی بی حلیمهؓ نے حضرت محمدؐ کو اُن کی والدہ کے پاس لوٹا دیا۔ اب آپؐ اپنی والدہ کے ساتھ رہنے لگے۔ جب چھے برس کے ہوئے تو آپؐ کی والدہ حضرت آمنہؓ کا انتقال ہو گیا۔ پھر دادا اور بچانے آپؐ کی پرورش کی۔ آپؐ کے نبی ہونے کے چند برسوں بعد جب بی بی حلیمهؓ کی ایک بہن نے اُن کے انتقال کی خبر دی تو آپؐ کی آنکھوں سے آنسو نکل پڑے۔

ایک جنگ میں جب آپ کی جیت ہوئی تو قیدی آپ کے سامنے لائے گئے۔ ان میں شیماء بھی تھی۔ آپ نے اسے پہچان لیا اور آزاد کر کے بڑی عزّت کے ساتھ اس کے خاندان والوں کے پاس بھیج دیا۔ جب آپ کو یہ بتایا گیا کہ قیدیوں میں دائیٰ حلیمه کی بہنیں بھی ہیں تو آپ نے اپنے حصے میں آئے ہوئے تمام لوگوں کو آزاد کر دیا۔ یہ دیکھ کر مدپنے کے لوگوں نے بھی اپنے قیدیوں کو چھوڑ دیا۔ اس طرح اللہ کے رسول اور بی بی حلیمه کے تعلق کی وجہ سے چھے ہزار قیدی آزاد کر دیے گئے۔ (ڈاکٹر سید یحیٰ نشیط)



پروش کرنا

- پالنا پوسنا دایہ

- بچوں کو کھلانے پلانے، سنبھالنے والی بددو

- دیہات میں رہنے والے عرب قافلہ

- ایک ساتھ سفر کرنے والے بہت سے لوگ سپرد کرنا

- جس کے باپ کا انتقال ہو گیا ہو پیغم

انتقال ہونا - مر جانا

## مشق

ایک جملے میں جواب لکھو:

- ۱۔ عرب کے لوگ اپنے چھوٹے بچوں کو کہاں بھیجتے تھے؟
- ۲۔ کون سی عورتیں عرب کے بچوں کی پروش کرتی تھیں؟

۳۔ بی بی حلیمہ کون تھیں؟

۴۔ بی بی حلیمہ کی اؤٹنی کیسی تھی؟

۵۔ بی بی حلیمہ کی غیر حاضری میں اللہ کے رسولؐ کو بچپن میں کون سنبھالتا تھا؟

۶۔ والدہ کے انتقال کے بعد اللہ کے رسولؐ کی پروردش کس نے کی؟

### مختصر جواب لکھو:

۱۔ روزی کمانے کے لیے بدء عورتوں کا ذریعہ کیا تھا؟

۲۔ اللہ کے رسولؐ کی والدہ کیا چاہتی تھیں؟

۳۔ قافلے کی عورتوں کو تعجب کیوں ہوا؟

۴۔ جنگ کے پھੇ ہزار قیدیوں کو کیوں چھوڑ دیا گیا؟

### سبق پڑھ کر خالی جگہ میں مناسب لفظ لکھو:

۱۔ بی بی حلیمہ کے شوہر کا نام ..... تھا۔

۲۔ ہم اس ..... بچہ ہی کو لے جائیں گے۔

۳۔ کمزور اؤٹنی میں جیسے ..... پڑ گئی۔

۴۔ بی بی حلیمہ نے ..... کوان کی والدہ کے پاس لوٹا دیا۔

### سرگرمی:

۱۔ بی بی حلیمہ اپنے شوہر کا ہاتھ بٹا تیں۔

۲۔ کمزور اؤٹنی میں جیسے جان پڑ گئی۔

۳۔ بی بی حلیمہ حضرت محمدؐ کا بہت خیال رکھتی تھیں۔

إن جملوں کے آخر میں آنے والے لفظوں کے معنی اپنے استاد سے پوچھ کر بیاض میں لکھو۔

### اس جملے کو غور سے پڑھو: وہ ایک غریب آدمی تھے۔

اس جملے سے معلوم ہوتا ہے کہ آدمی کیسا تھا۔ سبق میں ایسے بہت سے لفظ آئے ہیں جو کچھ چیزوں کی خاصیت بتاتے

ہیں۔ مثلاً پیارے رسولؐ / یتمنم بچے وغیرہ۔

ایسے لفظوں کو سبق سے تلاش کر کے لکھو۔



## بیٹھے بول میں جادو ہے

گرمی کی چھٹیاں شروع ہو چکی تھیں۔ بچے بہت خوش تھے۔ کھلینے کو دن کے دن جو آگئے تھے! ایسے وقت میں ساجد بھلا کیسے خاموش بیٹھتا۔ اس نے اپنے ساتھیوں کو جمع کیا۔ سب گیند بلا لے کر کر کٹ کھلینے نکل پڑے۔ محلے ہی میں ایک چھوٹا سا میدان تھا۔ لڑکوں نے وہیں کھیل جمایا۔ وہ کھلیل کی دھن میں مست ہو گئے۔ ایک لڑکے نے اتنے زور سے گیند کو مارا کہ وہ سامنے والے مکان کی کھڑکی سے جا ٹکرائی۔ شپشہ چھن سے ٹوٹ گیا



اور گیند اندر چلی گئی۔ گیند کے بغیر کھیل بند ہو گیا۔ اب مکان کے مالک سے گیند مانگنے کون جائے؟ ایک لڑکا ہمت کر کے گیند لینے چلا ہی گیا۔ مکان مالک نے اس سے پوچھا، ”کیا بات ہے؟ کیوں آئے ہو؟“  
لڑکا تھا ذرا تیز مزاج، اکڑ کر بولا، ”میں اپنی گیند لینے آیا ہوں۔“

مکان مالک نے ٹوٹے ہوئے شپشہ کو دیکھا اور غصے سے کہا، ”یہ کوئی طریقہ ہے۔ ایک تو شپشہ توڑ دیا اُس پر اکڑ بھی دکھاتے ہو۔ جاؤ گیند نہیں ملے گی۔“

”کیوں نہیں ملے گی؟ میں تو گیند لے کر ہی جاؤں گا۔“

اب تو مکان مالک کا غصہ اور بھی بڑھ گیا۔ وہ بولے، ”گیند نہیں ملے گی۔ پہلے تمز سے بات کرنا سکھو، پھر

گیند لینے آنا۔

وہ لڑکا منہ لٹکائے واپس آگیا۔ سب لڑکے اُداس ہو گئے۔ گیند کے بغیر کھیل کیسے ہو سکتا تھا؟ اتنے میں ساجد کا دوست افضل بولا، ”میں جاتا ہوں گیند مانگنے۔“

کچھ لڑکے افضل کا مذاق اُڑانے لگے، ”لوصاحب! یہ جائیں گے گیند لانے۔“

افضل مسکرا تا ہوا آگے بڑھ گیا۔ مکان مالک کے دروازے پر پہنچ کر اُس نے پہلے مکان مالک کو ادب سے سلام کیا۔ پھر بولا، ”کیا میں اندر آ سکتا ہوں؟“

”ہاں آؤ۔ اندر آ جاؤ۔“ انھوں نے جواب دیا۔

افضل نے نرمی سے کہا، ”جناب! ہم آپ کے نقصان پر شرمند ہیں۔ اگر آپ کہیں تو نیا شپشہ لا کر لگا دیں۔“

”تم کیسے لاوے گے؟“ مکان مالک نے ذرا نرم پڑتے ہوئے پوچھا۔

افضل بولا، ”میں اپنے جیب خرچ سے خرپڈ کر لادؤں گا۔“

”لیکن اس نقصان میں تو تمہارے سب ساتھی شرپک ہیں۔ پھر تم اُسے اکیلے ہی کیوں پورا کرو گے؟“

مکان مالک نے کہا۔

افضل نے جواب دیا، ”اس لیے کہ وہ سب میرے دوست ہیں۔“

افضل کی باتیں سن کر مکان مالک بہت خوش ہوا۔ اس نے کہا، ”بیٹا! تمہاری باتیں سن کر بہت خوشی ہوئی۔

تم بزرگوں سے بات کرنے کا سلپکہ جانتے ہو۔ لو اپنی گیند لے جاؤ۔ میں خود نیا شپشہ لگوں گا۔ اب خیال رکھنا کہ تمہارے کھیل سے دوسروں کو نقصان نہ پہنچے۔“

افضل نے سلام کیا اور گیند لے کر واپس آگیا۔ اُس کے ساتھیوں نے حیرت سے پوچھا کہ وہ گیند کس طرح لے آیا۔ افضل نے سارا واقعہ کہہ سنایا۔ افضل کے سارے ساتھی سمجھ گئے کہ میٹھے بول میں جادو ہوتا ہے۔

(ماخوذ)



بول - بات

اکڑ دکھانا - گھمنڈ کرنا

- منہ لٹک جانا - مایوس ہو جانا  
 تمپر سے - ادب سے  
 سلپیقہ - ڈھنگ

## مشق

### ایک جملے میں جواب لکھو:

- ۱۔ ساجدا اور اُس کے ساتھی کیا کھیل رہے تھے؟
- ۲۔ کھیل کیوں بند ہو گیا؟
- ۳۔ کچھ لڑکوں نے افضل کامڈا ق اڑاتے ہوئے کیا کہا؟

### مختصر جواب لکھو:

- ۱۔ مکان مالک نے پہلے لڑکے کو گیند کیوں نہیں دی؟
- ۲۔ مکان مالک نے افضل کو گیند کیوں واپس کر دی؟

### سبق پڑھ کر خالی جگہ میں مناسب لفظ لکھو:

- |                        |   |
|------------------------|---|
| (کھڑے، مست، مگن)       | وہ کھیل کی دھن میں ..... ہو گئے۔                |
| (غصہ، اکڑ، تیزی)       | ایک تو شپشہ توڑ دیا اُس پر ..... بھی دکھاتے ہو۔ |
| (تمپر، بڑوں، دوستوں)   | پہلے ..... سے بات کرنا سیکھو پھر گیند لینے آنا۔ |
| (طریقہ، سلپیقہ، انداز) | تم بزرگوں سے بات کرنے کا ..... جانتے ہو۔        |

### ان لفظوں کو جملوں میں استعمال کرو:

حریت سلپیقہ تیز مزاج نقصان جیب خرچ

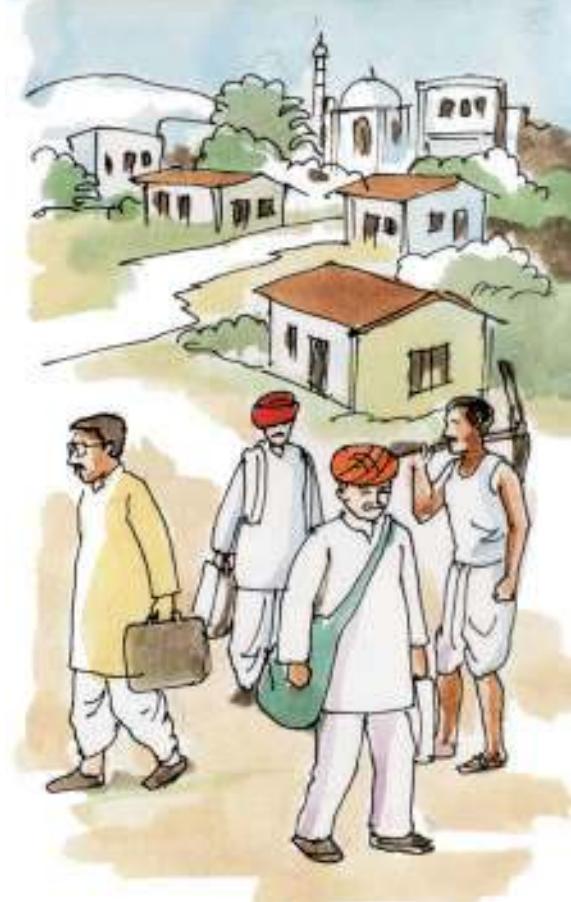
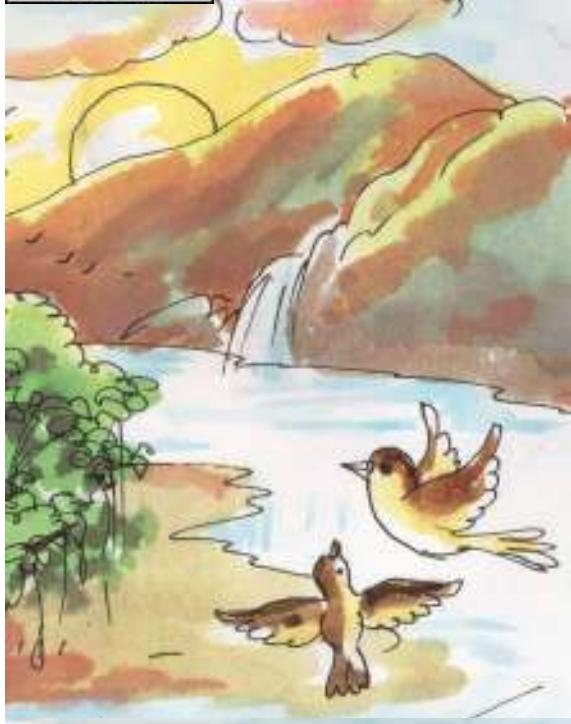
### یہ جملے کس نے کہے:

- ۱۔ ”میں اپنی گیند لینے آیا ہوں۔“
- ۲۔ ”میں جاتا ہوں گیند مانگنے۔“
- ۳۔ ”لو اپنی گیند لے جاؤ۔“

### پانچ کھیلوں کے نام لکھو۔



## سو نے والو! جا گو



جا گو! سونے والو! جا گو  
 وقت کے کھونے والو! جا گو  
 باغ میں چڑیاں بول رہی ہیں  
 کلیاں آنکھیں کھول رہی ہیں  
 پھول خوشی سے جھووم رہے ہیں  
 پتوں کا منہ چوم رہے ہیں  
 جاگ اٹھے دریا اور نہریں  
 جاگ اٹھپیں موجیں اور لہریں  
 کاروباری جاگ اٹھے ہیں  
 سب بیوپاری جاگ اٹھے ہیں  
 بنیے اور حلوائی جاگے  
 باپو جاگے ، نائی جاگے  
 منڈی کے مزدور بھی جاگے  
 دوڑ رہے ہیں پچھے آگے  
 ساری دنیا جاگ رہی ہے  
 کام کی جانب بھاگ رہی ہے

(حافظ جاندھری)

- |                               |   |                      |
|-------------------------------|---|----------------------|
| وقت کے کھونے والے             | - | وقت بر باد کرنے والے |
| کلیاں آنکھیں کھول رہی ہیں     | - | کلیاں کھل رہی ہیں    |
| کام دھندا کرنے والے، بیو پاری | - | کار و باری           |
| بازار                         | - | منڈی                 |

مش

ایک جملے میں جواب لکھو:

- ۱۔ شاعر کس کو جگار رہا ہے؟

۲۔ خوشی سے کون جھوٹ مرہا ہے؟

مختصر جواب لکھو:

اس نظم میں چند کاروبار کرنے والوں کے نام آئے ہیں، وہ نام لکھو۔

نظم پڑھ کر خالی جگہ میں مناسب لفظ لکھو:

(مزدور، چڑیاں، بھاگ، بیویاری)

- |    |                           |
|----|---------------------------|
| ۱۔ | باغ میں ..... بول رہی ہیں |
| ۲۔ | سب ..... جاگ آئٹھے ہیں    |
| ۳۔ | منڈی کے ..... بھی جاگے    |
| ۴۔ | کام کی جانب ..... رہی ہے  |

سرگرمی:



اس نظم کے ساتھ دی گئی تصوپریں دیکھ کر ان کے بارے میں اپنے دوست سے بات چیت کرو۔



## نَوْ كَا چَكْر

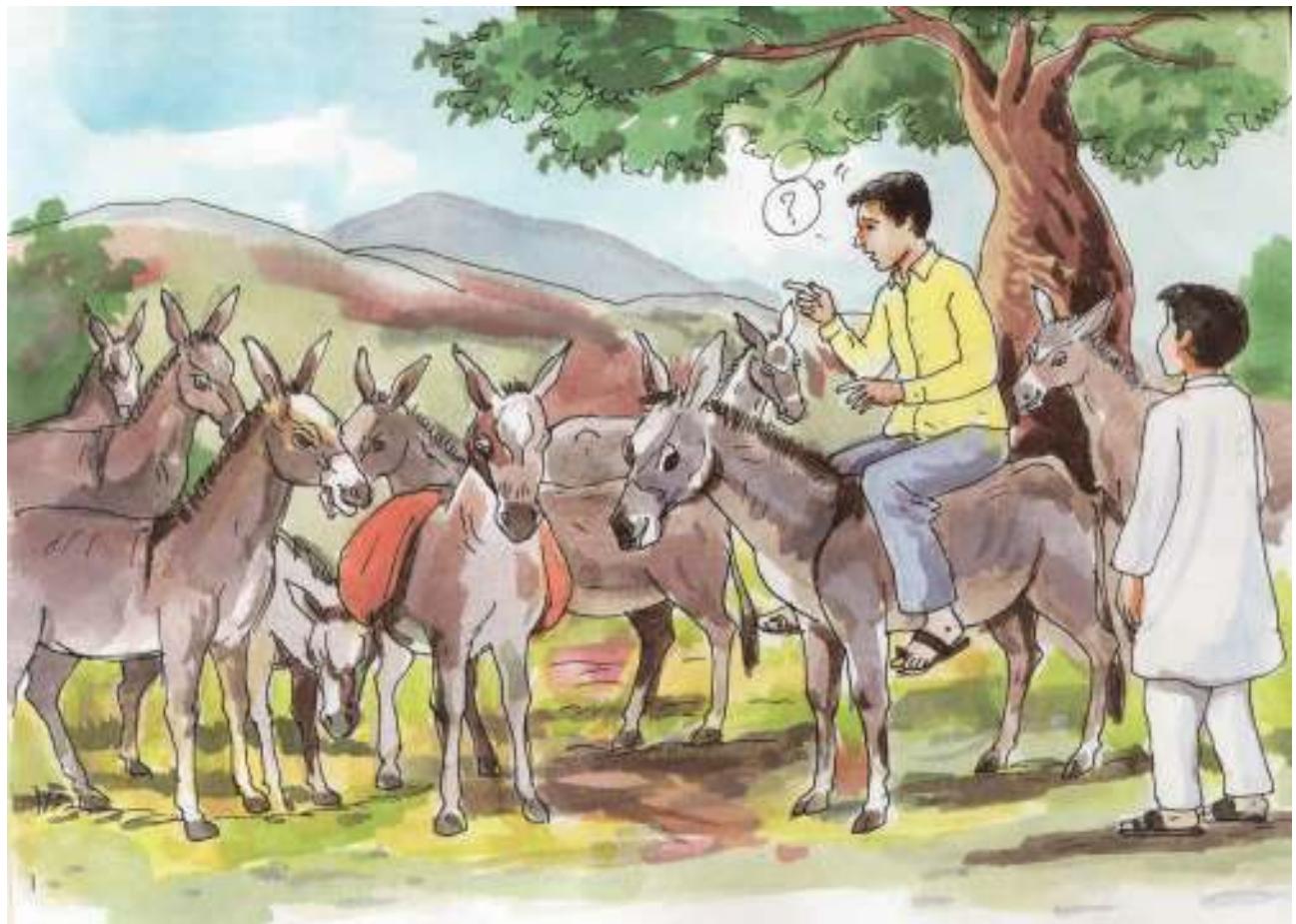


دیپو : کیا بات ہے بھولو، تم اس قدر پریشان کیوں ہو؟

بھولو : عجیب بات ہو گئی دیپو بھیا۔ کچھ سمجھ میں نہیں آ رہا ہے۔

دیپو : ہوا کیا؟ کچھ بتاؤ تو۔

بھولو : میں آج صح صبح میلے میں گیا تھا۔



دیپو : تو پھر؟

بھولو : وہاں میں نے یہ نو گدھے خریدے۔

دیپو : پھر کیا ہوا؟

بھولو : میں نے اُن کو اچھی طرح گن لیا تھا۔ نو ہی تھے۔ میں ایک گدھے پر بیٹھ گیا اور گاؤں کی طرف چل پڑا۔ تھوڑی دُور چل کر خیال آیا کہ کہیں ایک آدھ گدھا ادھراً صرنہ نکل گیا ہو۔

**دیپو** : تو پھر گن لیتے!

**بھولو** : وہی تو کیا میں نے۔ گنا تو صرف آٹھ گدھے تھے۔

**دیپو** : ارے! ایک گدھا کہاں چلا گیا تھا؟

**بھولو** : چاروں طرف دیکھا، نظر نہیں آیا۔ آخر میں گدھے سے نیچے اُتر اور پھر گنا تو نو گدھے پورے تھے۔

**دیپو** : چلو، تمہارا کھویا ہوا گدھا واپس مل گیا۔ اب ان سب کو لے کر جلدی سے گھر چلے جاؤ۔

**بھولو** : کیسے جاؤں بھیا۔ ایک گدھا پھر گم ہو گیا ہے۔

**دیپو** : ارے! ابھی تو تم کہہ رہے تھے کہ نو کے نو ہیں۔

**بھولو** : نو کہاں، پھر آٹھ رہ گئے۔ جب میں نے گاؤں کی طرف جانے سے پہلے انھیں گنا تو پھر ایک گدھا کم تھا۔ دیکھو میں تمہارے سامنے گنتا ہوں؛ ایک، دو، تین، چار، پانچ، چھے، سات، آٹھ۔ دیکھا! صرف آٹھ رہ گئے۔

**دیپو** : آٹھ گدھے ہیں نہ نو۔ مجھے تو پورے دس گدھے نظر آ رہے ہیں۔

**بھولو** : مجھے نواں گدھا نہیں مل رہا ہے۔ تمھیں دسوال کہاں سے نظر آنے لگا؟

**دیپو** : دیکھو! یہ آٹھ گدھے تو تم نے ابھی گئے۔ ہیں نا۔ ایک، دو، تین، چار، پانچ، چھے، سات، آٹھ۔ نواں گدھا جس پر تم بیٹھے ہو۔

**بھولو** : ارے ہاں! اور دسوال؟

**دیپو** : وہ جو نویں گدھے پر بیٹھا ہے!

## مشن

**ایک لفظ میں جواب لکھو:**

۱۔ بھولو کہاں گیا تھا؟

۲۔ بھولو نے کتنے گدھے خریدے؟

۳۔ گدھے پر بیٹھ کر بھولو نے کتنے گدھے گئے؟

## ایک جملے میں جواب لکھو:

- ۱۔ بھولنے میلے سے کیا خریدا؟
- ۲۔ تھوڑی دُور چلنے کے بعد بھولنے کو کیا خیال آیا؟
- ۳۔ بھولنے گدھ سے پنج کیوں اُتراتا؟
- ۴۔ دیپو نے دسوال گدھا کسے کہا؟

## سرگرمی:

اس مکالمے کو کہانی کی شکل میں اپنے دوست کو سناؤ۔

## ان جملوں کو غور سے پڑھو:

تم اس قدر پریشان کیوں ہو؟

ایک گدھا کہاں چلا گیا تھا؟

تمھیں دسوال گدھا کہاں سے نظر آنے لگا؟

ان جملوں کے آخر میں نشان (؟) لگایا گیا ہے۔ اس نشان کو **سوالیہ نشان** کہتے ہیں۔ یہ نشان ہر سوال کے آخر میں لگایا جاتا ہے۔

سبق میٹھے بول میں جادو ہے سے ایسے تین جملے تلاش کر کے لکھو جن کے آخر میں سوالیہ نشان لگا ہوا ہے۔

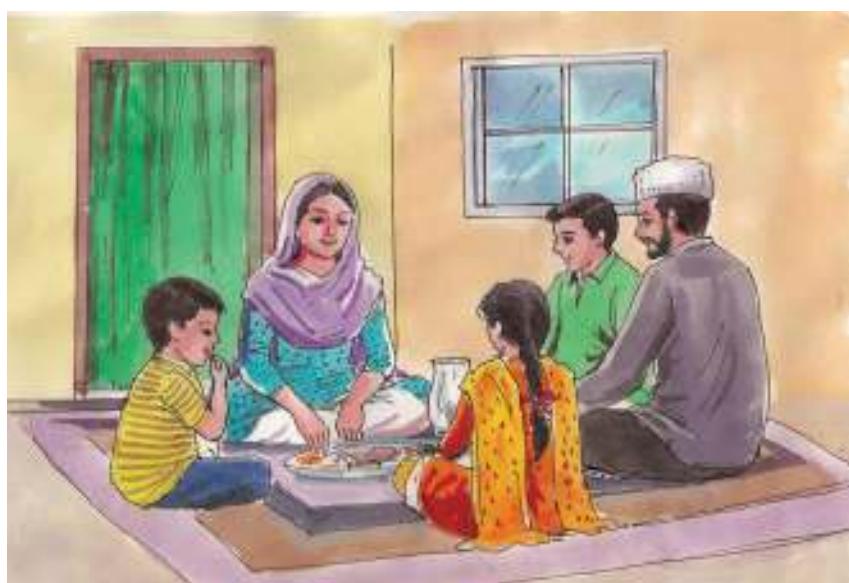




## آؤ دسترخوان بچھائیں



آؤ ، دسترخوان بچھائیں  
 مل جُل کر سب کھانا کھائیں  
 بھائی ، پہلے ہاتھ تو دھلو  
 کھاتے ہوئے بیکار نہ بولو  
 بسم اللہ جو بھولا کوئی  
 اُس نے ساری برکت کھوئی  
 دائم ہاتھ سے کھانا کھاؤ  
 دیکھو ہرگز بھول نہ جاؤ  
 چھوٹے چھوٹے لُقْمے کھانا  
 ہر لُقْمے کو خوب چبانا



کھانے میں مت عَجَب نکالو  
جو بھی ملے خوش ہو کر کھالو

خوش خوش باہم کھانا اچھا  
کچھ بھوکے اُٹھ جانا اچھا

کھانا کھا کر ، فرض ہے سب کا  
شکر کریں سب اپنے رب کا  
(مالِ خیر آبادی)



لُقْمَة

- نوالہ

عَجَب

- برائی

بَاہِم

- مل جل کر

## مشق

ایک جملے میں جواب لکھو:

- ۱۔ کھانے سے پہلے کیا کرنا چاہیے؟
- ۲۔ کھانا شروع کرنے سے پہلے کیا پڑھنا چاہیے؟
- ۳۔ کھانا کس ہاتھ سے کھانا چاہیے؟
- ۴۔ شاعر نے کھانے کے بارے میں کس بات سے منع کیا ہے؟
- ۵۔ کھانا کھانے کے بعد کیا کرنا چاہیے؟

پچھے کھانے کا طریقہ بے ترتیب دیا گیا ہے۔ نظم پڑھ کر اسے صحیح ترتیب میں لکھو۔

- ہاتھ دھونا      • چھوٹے چھوٹے لُقْمے بنانا      • دستِ خوان بچھانا
- رب کا شکر ادا کرنا      • بسم اللہ پڑھنا      • دائیں ہاتھ سے کھانا

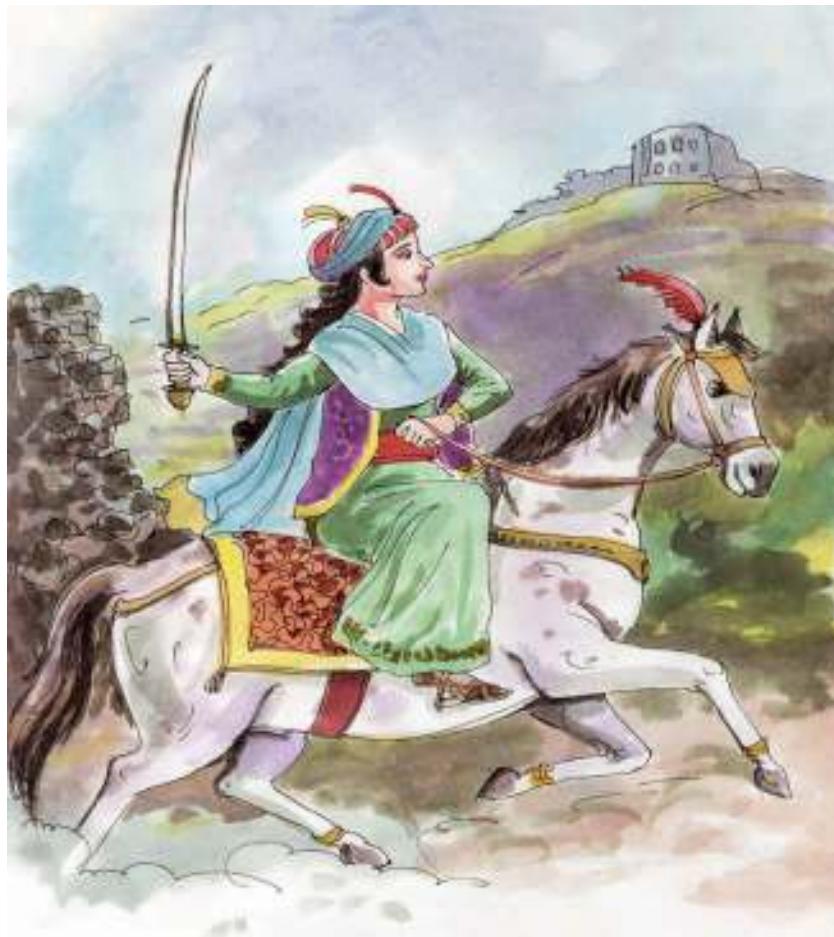
**سرگرمی:** نظم میں بتائے گئے طریقے سے کھانے میں بہت سے فائدے ہیں۔ اپنے استاد سے ان فائدوں کی معلومات حاصل کرو۔ مثلاً کھانا کھانے سے پہلے ہاتھ دھونے کا کیا فائدہ ہے؟



## چاند بی بی



چاند سلطانہ چاند بی بی کے نام سے مشہور ہے۔ وہ احمد گنگر کے بادشاہ کی بیٹی تھی۔ اب سے کوئی چار سو برس پہلے وہ احمد گنگر میں پیدا ہوئی۔ چاند بی بی بڑی ذہن تھی۔ چھوٹی سی عمر میں اس نے کئی زبانیں سپکھ لی تھیں۔ اسے مطالعے کا بڑا شوق تھا۔ وہ شکار بھی خوب کھیلتی تھی۔



احمد گنگر کے پاس ہی بجا پور کی ریاست تھی۔ چاند بی بی کی شادی وہاں کے حاکم علی عادل شاہ سے ہوئی تھی۔ بادشاہ اس کی بڑی قدر کرتا۔ دونوں ساتھ ساتھ سیر کرتے، شکار کو جاتے۔ دربار میں بھی ملکہ بادشاہ کے ساتھ ہوتی تھی۔ سلطنت کے کاموں میں علی عادل شاہ چاند بی بی سے مشورہ لیا کرتا تھا۔ چاند بی بی لوگوں سے خود ان کی زبان میں باتیں کرتی تھیں اس لیے لوگ بھی اپنی ملکہ کو دل سے چاہتے تھے۔ وہ اس کی بڑی عزت کرتے تھے۔

چاند بی بی کی شادی کے سولہ برس بعد اس کے شوہر کا انتقال ہو گیا۔ اسے کوئی اولاد نہ تھی جسے تخت پر بٹھایا جاتا۔ اس لیے چاند بی بی نے اپنے بھتیجے کو تخت پر بٹھایا۔ اس نے اپنے نئے بادشاہ کی سر پرستی کی اور بڑی خوبی اور محنت سے حکومت کا کام سنپھالا۔ اس نے اپنی ریاست میں بہت سے کنویں کھدوائے۔ تالاب، سڑکیں اور کئی عمده عمارتیں بنوائیں۔ اس طرح اس نے اپنی ریاست کی ترقی اور بھلائی کے بہت سے کام کیے۔

دہلی کا شہنشاہ اکبر سارے ملک کو اپنی سلطنت میں شامل کرنا چاہتا تھا۔ اس نے اپنے ایک بیٹے کو فوج دے کر احمد نگر پر حملہ کرنے کے لیے روانہ کیا۔ یہ خبر سن کر چاند بی بی احمد نگر پہنچ گئی اور اپنی ریاست کو بچانے کی تدبیریں کرنے لگی۔ اس نے احمد نگر کے قلعے میں کھانے پینے کا بہت سا سامان جمع کر لیا تھا۔ اسے خوف تھا کہ دشمن کی فوج زیادہ دنوں تک قلعے کو گھیرے رکھے گی تو قلعے کے اندر لوگ بھاؤ کوں مر جائیں گے۔ اس نے قلعے کی دیواروں اور راستوں پر فوجی پھرہ لگادیا مگر اکبر کی فوج نے بارہ دس سے قلعے کی دیوار گردی۔ چاند بی بی ٹوٹی ہوئی دیوار کے پاس کھڑی ہو کر دشمن کا مقابلہ کرنے لگی۔ قریب تھا کہ اکبر کی فوج ہار مان لیتی مگر چاند بی بی کے کچھ ساتھی دشمن سے مل گئے اور انہوں نے اُسے قتل کر دیا۔

چاند بی بی اپنے ہی لوگوں کے ہاتھوں ماری گئی۔ اس نے ساری دنیا کو دکھا دیا کہ دشمن کی محبت کسے کہتے ہیں۔ اس نے ثابت کر دیا کہ ایک عورت بھی بہادری کے جوہر دکھا سکتی ہے۔  
(ماخوذ)



ذہن	- عقل مند
مطالعہ کرنا	- پڑھنا
سر پرستی کرنا	- دیکھ بھال کرنا

عمده	- اچھی
تدبیر	- کوشش، منصوبہ
جوہر	- خوبی، صلاحیت



## مشق

ایک لفظ میں جواب لکھو:

- ۱۔ چاند بی بی کا نام کیا تھا؟
- ۲۔ پچاپور کا حاکم کون تھا؟
- ۳۔ شادی کے کتنے برس بعد چاند بی بی کے شوہر کا انتقال ہوا؟

ایک جملے میں جواب لکھو:

- ۱۔ چاند بی بی کی شادی کس سے ہوئی تھی؟
- ۲۔ شہنشاہ اکبر کیا چاہتا تھا؟
- ۳۔ قلعے کی دیوار کیسے گرائی گئی؟
- ۴۔ چاند بی بی کو کس نے قتل کیا؟

ختصر جواب لکھو:

چاند بی بی نے اپنی ریاست کی ترقی کے لیے کیا کیا؟

سبق پڑھ کر خالی جگہ میں مناسب لفظ لکھو:

چاند بی بی اپنے ہی \_\_\_\_\_ ماری گئی۔ اس نے ساری دنیا کو دکھا دیا کہ \_\_\_\_\_ کسے کہتے ہیں۔ اس نے ثابت کر دیا کہ ایک عورت بھی \_\_\_\_\_ دکھاسکتی ہے۔

ان جملوں کو غور سے پڑھو:

اسکول میں گرمی کی چھٹیاں تھیں۔ پچھے بہت خوش تھے۔ افضل نے سارا واقعہ کہہ سنایا۔

ان جملوں میں تین الگ الگ باتیں کہی گئی ہیں۔ ہربات کے ختم ہونے پر ایک نشان (-) لگایا گیا ہے۔ اس نشان کو 'ختم' کہتے ہیں۔

سبق سے ایسے تین جملے تلاش کر کے لکھو جن کے بعد ختمہ لگا ہوا ہے۔



## سنترا



آہ سنترا!

سنترے کا نام سننتے ہی منہ میں پانی بھر آتا ہے۔ گرمی کے دنوں میں اس کا رس پینے سے راحت ملتی ہے۔ کوئی سنترا کھانے بیٹھے تو کھاتا ہی چلا جائے۔ پکنے کے بعد یہ بڑا خوش رنگ دکھائی دیتا ہے۔ سنترے کا چھالا نرم اور حضلنے میں آسان ہوتا ہے۔ اس میں آٹھ دس قاشیں ہوتی ہیں۔ سنترے کے چھالکوں میں بھی رس ہوتا ہے لیکن وہ بہت کڑوا ہوتا ہے۔



ہمارے ملک میں سنترا ہر جگہ پسند کیا جاتا ہے۔ اس کی سب سے بڑی منڈی ناگپور میں ہے۔ ناگپور سنترے کا شہر کہلاتا ہے۔ یہاں سے دنیا کے مختلف ملکوں میں بھی سنترے بھیجے جاتے ہیں۔

غرب امیر ہر کوئی سنترا پسند کرتا ہے۔ کچھ لوگ کھانے کی بجائے سنترے کا رس پینا پسند کرتے ہیں۔ سنتر اصحت کے لیے بہت مفید ہے۔

سنترے قلمیں لگا کر اگاتے ہیں۔ قلمیں اٹھارہ بیس فٹ کے فاصلے پر لگائی جاتی ہیں۔ یہ کام بارش کے دنوں میں ہوتا ہے۔

سنترے کے درخت جب ذرا بڑے ہو جاتے ہیں تو کیڑے مکروڑوں سے بچانے کے لیے ان کے تنوں پر دوائیں لگائی جاتی ہیں، جڑوں میں کھاد ڈالی جاتی ہے۔ ہر درخت کے گرد بڑی کیاری بناتے ہیں اور اسے میپنے میں دو تین بار پانی سے بھر دیا جاتا ہے۔ چار سال میں درخت پر پھول پھل لگنے شروع ہو جاتے ہیں۔ پہلی دو تین فصلوں کے پھل توڑ کر پھینک دیے جاتے ہیں تاکہ درخت خوب مضمبوط ہو جائیں اور ان میں اچھے سنترے آنے لگیں۔

پانچ چھے سال میں درخت خوب گھنے ہو جاتے ہیں۔ ان پر جب بہت سنترے لگتے ہیں تو ان کے بوجھ سے ڈالیاں ٹھجک جاتی ہیں۔ کبھی کبھی وہ ٹوٹ بھی جاتی ہیں اس لیے باغان ڈالیوں کو بانس کا سہارا دیتے ہیں۔ سنترے کی فصل سال میں دو بار فروری، مارچ اور ستمبر، اکتوبر میں آتی ہے۔ ہر درخت پھر سال تک پھل دیتا ہے۔

سنترے کے درختوں کو مُناسب پانی نہ ملے تو پھل بہت کم لگتے ہیں۔ بلکہ کئی بار تو باغ کے سارے درخت سوکھ جاتے ہیں۔ اس نقصان سے بچنے کے لیے نہریں اور کنویں ٹھدا کر حکومت آب پاشی کا انتظام کر رہی ہے۔ اب نئی نئی کھاد اور دوائیں بھی استعمال ہونے لگی ہیں۔ اس لیے سنترے کے باغ سال بھر ہرے بھرے (ماخوذ) دیتے ہیں۔



منہ میں پانی بھرا آنا - کھانے کی کسی مزیدار چیز کا نام سن کر منہ میں پانی آنا

Rahat - خوبی

خوش رنگ - اچھے رنگ والا

قاش - پھانک

مفہید - فائدہ مند

قلم لگانا - نیا پودا اگانے کے لیے پودے کی شاخ کاٹ کر زمین میں لگانا

آب پاشی - کھیت یا باغ میں پانی پہنچانا

### مشق

• ایک جملے میں جواب لکھو:

۱۔ سنترے کی سب سے بڑی منڈی کہاں ہے؟

۲۔ باغبان ڈالیوں کو بانس کا سہارا کیوں دیتے ہیں؟

۳۔ سنترے کا درخت کتنے سال تک پھل دیتا ہے؟

## سبق پڑھ کر خالی جگہ میں مناسب لفظ لکھو:

- ۱۔ پکنے کے بعد یہ بڑا ..... دکھائی دیتا ہے۔ (خوش رنگ ، سرخ)
- ۲۔ یہ کام ..... کے دنوں میں ہوتا ہے۔ (بارش ، گرمی)
- ۳۔ ان کے ..... سے ڈالیاں جھک جاتی ہیں۔ (وزن ، بوجھ)
- ۴۔ حکومت ..... کا انتظام کر رہی ہے۔ (آب پاشی ، کھاد)

دو تین طلبہ سے باری باری ایک ایک پیرا گراف پڑھوایا جائے۔ تمام طلبہ دھیان سے سنیں۔ ان سے نیچے دیے ہوئے سوال پوچھ جائیں۔ تمام طلبہ کی کتابیں بند ہوں۔

- ۱۔ سنترے میں کتنی قاشیں ہوتی ہیں؟
- ۲۔ سنتروں کو کیڑے مکوڑوں سے بچانے کے لیے کیا کرتے ہیں؟
- ۳۔ سنترے کی ڈالیاں کب جھکنے لگتی ہیں؟
- ۴۔ سنترے کی فصل سال میں کتنی بار حاصل ہوتی ہے؟

## ان لفظوں کو غور سے پڑھو:

رات - دن

اونچا - نیچا

سفید - کالا

ان لفظوں سے معلوم ہوتا ہے کہ ایک لفظ دوسرے لفظ کے الٹ معنی دیتا ہے۔ ایسے لفظ 'ضد' کہلاتے ہیں۔

## نیچے دیے ہوئے لفظوں کی ضد لکھو:

کڑوا نرم گرمی مضبوط آسان

## ان جملوں کو غور سے پڑھو:

بیٹا! میں تمہاری میٹھی میٹھی باتوں سے بہت خوش ہوا۔

ارے! ابھی تو تم کہہ رہے تھے کہ نو ہیں۔

آہاسنترا! سنترے کا نام سنتے ہی منہ میں پانی بھرا آیا۔

ان جملوں میں "بیٹا، ارے، آہاسنترا" کے بعد نشان (!) لگایا گیا ہے۔ اس نشان کو 'نجائیہ نشان' کہتے ہیں۔

سبق نو کا چکر سے ایسے تین جملے تلاش کر کے لکھو جن کے آخر میں نجائیہ نشان لگا ہوا ہے۔



## باغ کی سیر

آؤ آؤ ، باغ میں جائیں  
 باغ میں جائیں ، دل بہلائیں  
 چل کر دیکھیں پھول رنگپے  
 پھول رنگپے ، نپے پلے  
 اچھے اچھے ، پیارے پیارے  
 جیسے ہوں آکاش کے تارے  
 باغ میں کیا ری کیا ری دیکھیں  
 کلیاں پیاری پیاری دیکھیں  
 دیکھیں پھولوں کی رنگپیں  
 سونگھیں خوشبو بھنی بھنی  
 خوب سُنیں چڑیوں کا گانا  
 بُلبُل اور کویل کا ترانہ  
 ان کی بولی ، شان خدا کی  
 شان نہیں ، پہچان خدا کی  
 (شفع الدین نیر)

- باغ کا وہ حصہ جہاں بہت سے پھول کھلے ہوں

- رنگپے، رنگ برلنگے

- آسمان

کیا ری

رنگپے

آکاش

ترانہ - گپت



**ایک جملے میں جواب لکھو:**

- ۱۔ نظم میں کہاں جانے کے لیے کہا جا رہا ہے؟
- ۲۔ بھنی بھنی خوبصورت کسی ہے؟
- ۳۔ باغ میں ہم کس کا گانا سنیں گے؟
- ۴۔ پرندوں کی بوالی سے کس کی شان ظاہر ہوتی ہے؟

**نظم پڑھ کر خالی جگہ میں مناسب لفظ لکھو:**

- ۱۔ پھول ..... ندپ پلے (سبزی، رنگیلے، اودے)
- ۲۔ بُلبُل اور ..... کاترانہ (کویل، گل دُم، مینا)

پنجے دیے ہوئے جملوں میں کچھ لفظوں کے نیچے لکپر کھنچی گئی ہے۔ یہاں ایک ہی لفظ ایک ساتھ دو بار استعمال ہوا ہے جس کی وجہ سے جملے میں خوبی پیدا ہو گئی ہے۔

- ۱۔ پھولوں کی بھینی بھنی خوبصورت سے باغ مہک رہا ہے۔
- ۲۔ پیاری پیاری کلیاں کھلی ہیں۔

پنجے کے لفظوں سے تم بھی ایسے ہی جملے بناؤ:

اچھے اچھے      پیارے پیارے      صحیح      ندپ ندپ      بیٹھے بیٹھے

**سرگرمی:** اپنے استاد کے ساتھ کسی باغ کی سیر کو جاؤ اور اس سیر کے بارے میں پانچ جملے لکھو۔

پنجے کچھ جملے دیے گئے ہیں۔ ان میں کچھ لفظوں کے نیچے لکپر کھنچی گئی ہے۔ لکپر کھنچے گئے لفظوں کی جگہ ایسے لفظ لکھو جو وہی معنی دیں:

- ۱۔ نیم کا عرق کڑوا ہوتا ہے۔
- ۲۔ کھیل میں جیتنے پر مسرت حاصل ہوتی ہے۔
- ۳۔ سبزی ترکاری لانے کے لیے منڈی جانا پڑتا ہے۔
- ۴۔ آم کا پیڑ سایہ دار ہوتا ہے۔
- ۵۔ ماں باپ اپنے بچوں سے بہت محبت کرتے ہیں۔



## لومڑی اور کچھوا



کسی جنگل میں ایک تالاب تھا۔ تالاب میں خوب ساری مچھلیاں اور مینڈک میں جمل کر رہتے تھے۔ ان مچھلیوں اور مینڈکوں کے ساتھ ایک بڑا سا کالا کچھوا بھی رہتا تھا۔ اس کچھوا کی دوستی ایک لومڑی سے ہو گئی تھی۔ لومڑی اُسی تالاب کے کنارے ایک چٹان کے بھٹ میں رہا کرتی تھی۔ کچھوا جب تالاب میں تیرتے تیرتے اُکتا جاتا تو کنارے پر آکر دھوپ میں پڑا رہتا۔ لومڑی بھی وہاں آ جاتی۔ دونوں دوست جنگل کے دوسرے جانوروں، پہلوؤں، پھلوؤں اور پرندوں کی باتیں کرتے۔ ایک دن دونوں تالاب کے کنارے ادھر ادھر کی باتیں کر رہے تھے کہ انہوں نے شیر کی دہاڑ سنی۔

”ارے بھاگو!، بھاگو!“ لومڑی چلائی، ”شیر آیا، شیر آیا!“

بچو! تم جانتے ہو کہ کچھوا دھرے دھرے چلنے والا جانور ہے۔ اس کی پیٹھ پر پتھر کی طرح سخت خول ہوتا ہے جو اس کی حفاظت کرتا ہے۔ اس نے جب لومڑی کی آواز سنی اور اُسے بھاگتے ہوئے دیکھا تو گھبرا گیا۔ اس نے دیکھا کہ میں تو تالاب سے بہت دور آ گیا ہوں۔ اب دوڑ کرتا لاب تک نہیں جاسکتا۔

شیر کی دہاڑ پھر سنائی دی اور اچانک وہ جھاڑیوں سے نکل آیا۔ کچھوا بیچارہ اب کیا کر سکتا تھا۔ اس نے ڈر کے مارے اپنا سراپنے خول میں چھپا لیا۔

شیر نے کچھوا کو اپنا سر چھپاتے دیکھ لیا تھا۔ اس نے غرّا کر چھلانگ لگائی اور کچھوا کو دانتوں سے جکڑ لیا۔

یہ سارا تماشا لومڑی اپنے بھٹ کے سوراخ سے دیکھ رہی تھی۔ ”ارے بیچارہ کچھوا!“ وہ بڑا بڑا، ”شیر نے آخراً سے پکڑ ہی لیا۔ کاش! وہ بھاگ کرتا لاب میں چلا گیا ہوتا۔“

لومڑی نے دیکھا کہ شیر کچھوا کی پیٹھ پر دانت گاڑنے کی کوشش کر رہا ہے۔

”اب میں اپنے دوست کو کیسے بچاؤں؟“ لومڑی نے سوچا۔ وہ شیر کے غرّا نے کی آواز سن رہی تھی۔ اچانک اسے ایک ترکیب سوچ گئی۔ وہ ہمٹ کر کے بھٹ سے باہر آئی اور شیر کے پاس پہنچ کر بولی، ”مہاراج! اس کچھوا

کی پیٹھ پر آپ کے دانتوں اور ناخنوں کا کچھ اثر نہیں ہوگا۔ اسے مارنے کی ایک ترکیب بتاؤں آپ کو؟“  
شیر غرا کر بولا، ”ہاں، ہاں۔ ضرور بتاؤ۔“

”مہاراج، آپ اسے تالاب کے پانی میں چھوڑ دیں۔ پانی میں رہنے سے اس کی پیٹھ کا خول نرم ہو جائے گا۔  
تب آپ اسے آسانی سے چبا سکیں گے۔“

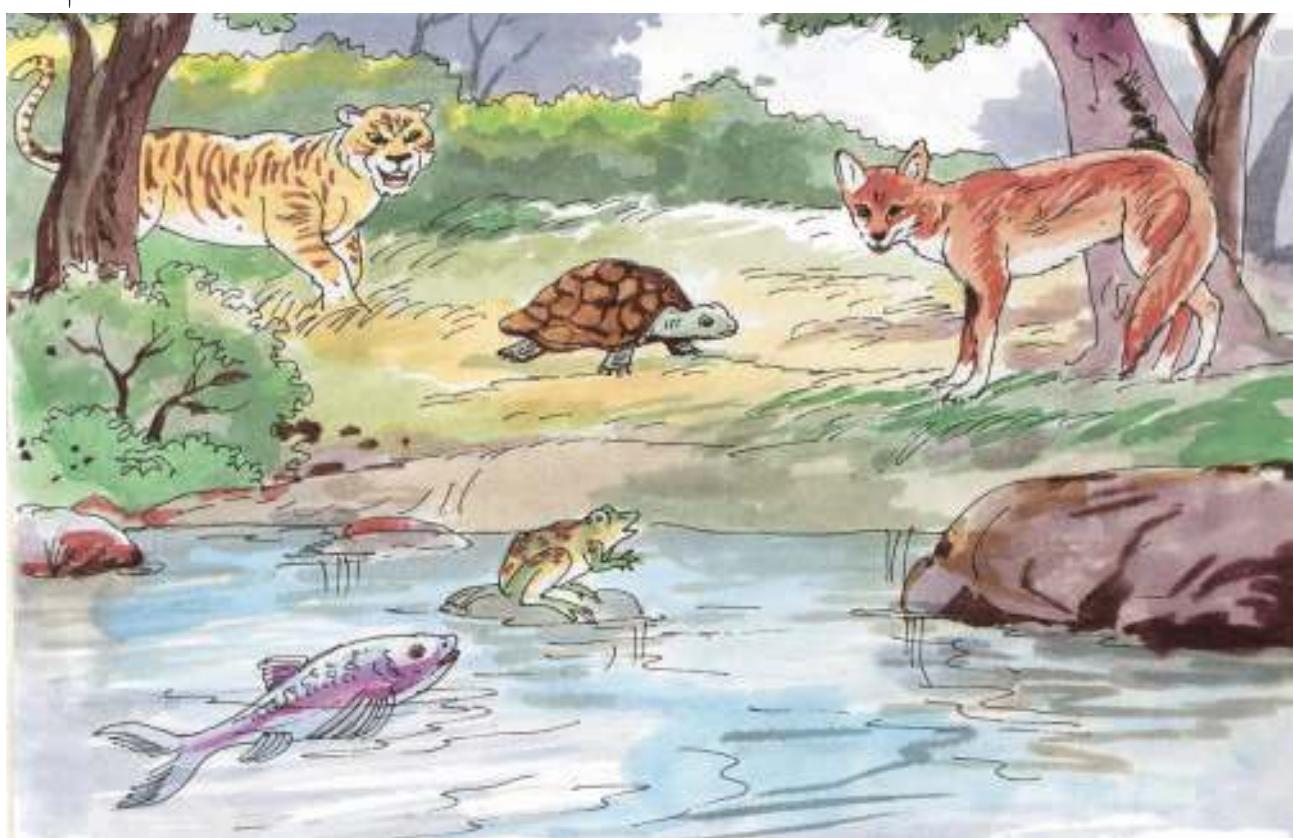
یہ سُن کر شیر خوش ہو گیا۔ ”ارے واه! بی لو مرٹی، تو تو بڑی عقل مند ہے۔“ کہہ کروہ کچھوے کو منہ میں پکڑے  
ہوئے تالاب کی طرف بھاگا۔

کچھوے کا دل زور زور سے دھڑک رہا تھا۔

تالاب کے پاس پہنچ کر شیر نے کچھوے کو دور پانی میں اچھال دیا۔ کچھوے کو اور کیا چاہیے تھا، شیر نے خود  
اسے تالاب میں ڈال دیا تھا۔ وہ تیر کر بہت گہرائی میں ایک چٹان کے نیچے جا چھپا۔ اب شیر کچھوے کو پکڑنہیں  
سکتا تھا۔

لو مرٹی نے جب دیکھا کہ اس کے دوست کی جان نیچ گئی ہے تو وہ بھی دو رجنگل میں بھاگ گئی۔

(سلیم شہزاد)



## مشق

● ایک جملے میں جواب لکھو:

- ۱۔ تالاب کہاں تھا؟
- ۲۔ کچھوا کس کے ساتھ رہتا تھا؟
- ۳۔ کچھوا اور لو مری کس کے بارے میں بتیں کرتے تھے؟
- ۴۔ لو مری نے چلا کر کیا کہا؟
- ۵۔ شیر نے کچھوے کو کہاں اچھاں دیا؟

● سبق پڑھ کر خالی جگہ میں مناسب لفظ لکھو:

- ۱۔ انھوں نے شیر کی ..... سُنی۔
- ۲۔ اس نے ..... کر چھلانگ لگائی۔
- ۳۔ یہ سارا تماشا لو مری اپنے ..... کے سوراخ سے دیکھ رہی تھی۔
- ۴۔ اسے مارنے کی ایک ..... بتاؤں آپ کو؟

● نیچ دیے ہوئے لفظوں کو جملوں میں استعمال کرو:

رس کڑوا مفید مضبوط رونق

سرگرمی:

کچھوا، مچھلی، مینڈک، شیر اور لو مری کی تصوپریں حاصل کر کے اپنی بیاض میں چسپاں کرو۔

● ان جملوں کو غور سے پڑھو:

دونوں دوست جنگل کے دوسرے جانوروں، بچلوں، پھولوں اور پرندوں کی بتیں کرتے۔

لو مری چلائی، ”شیر آیا، شیر آیا!“

ہاں، ہاں۔ ضرور بتاؤ۔

ان جملوں میں کہیں کہیں نشان (،) لگایا گیا ہے۔ یہ نشان ایک سے زیادہ چیزوں کے نقش میں اور ایک ہی لفظ یا جملے کی تکرار کے وقت لگاتے ہیں۔ پڑھتے ہوئے اس نشان پر کچھ دیر ٹھہرا جاتا ہے۔ اسے ’سکٹنے‘ کہتے ہیں۔

- سبق میں سے ایسے ہی تین جملے تلاش کر کے لکھو جن کے بچ میں سکتے کا نشان آیا ہے۔
- ان جملوں کو غور سے پڑھو:

ہمیں آپس میں پیار محبت سے رہنا چاہیے۔

بچ دوست دکھ درد میں ہمیشہ کام آتے ہیں۔

پڑھنے لکھنے کے ساتھ کھلیل کو دبھی ضروری ہے۔

ان جملوں میں ”پیار محبت، دکھ درد، کھلیل کوڈ“ کے لفظ ایک جیسے معنی والے دلفظوں کے ملنے سے بنتے ہیں۔ ایسے لفظ ہمیشہ ایک ساتھ بولے یا لکھے جاتے ہیں۔

دوسرا مثالیں ”سوچ سمجھ، کھلیل تماشا، کھانا دانہ، یار دوست“ ہیں۔ ان لفظوں سے جملے بناؤ۔

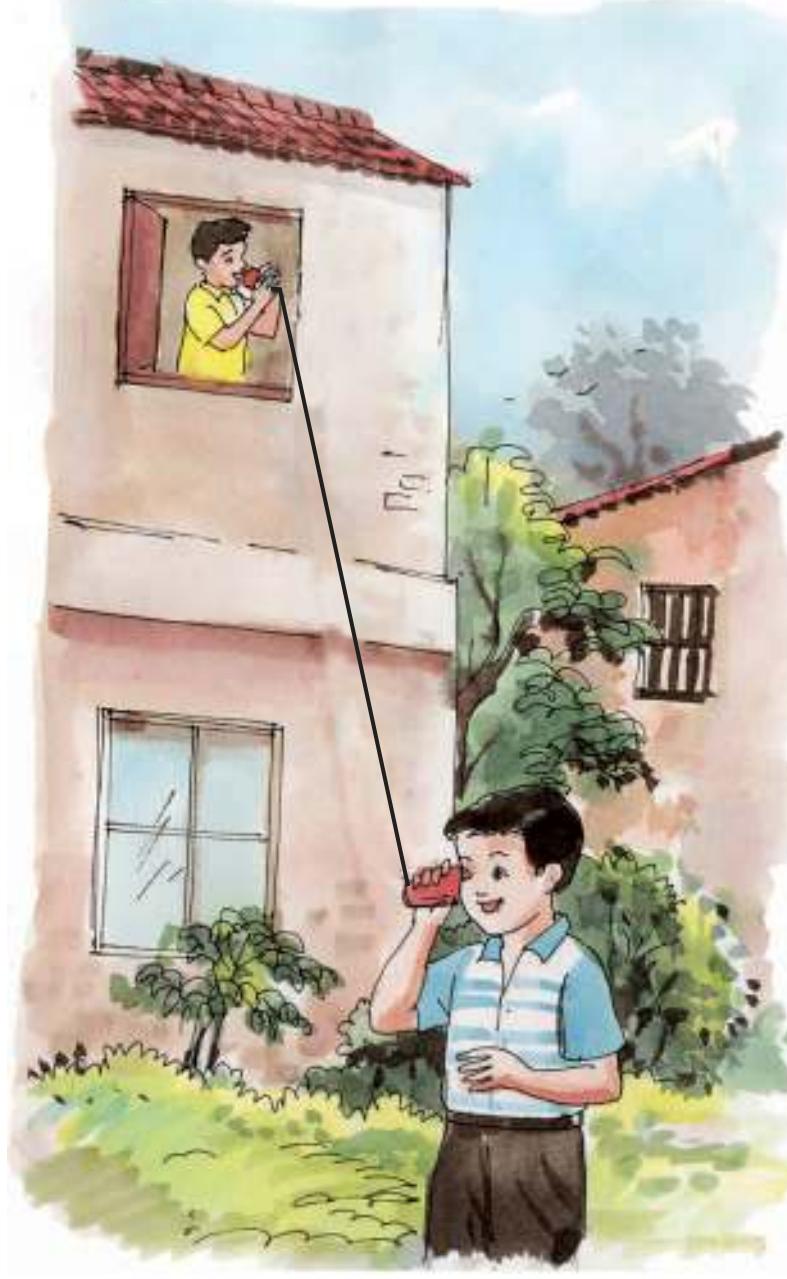




## ٹیلی فون سے موبائل تک



ٹیلی فون ہے تو ایک چھوٹا سا آہل لیکن ہے بڑے کام کی چیز۔ اس کی مدد سے ہم دور دور کے لوگوں سے بات چیت کر سکتے ہیں۔ لگ بھگ سو سال پہلے اسے انگلستان کے ایک سائنس داں گرا ہم بیل نے اپجاد کیا۔ اس اپجاد سے پہلے ایک مزے دار واقعہ ہوا تھا۔ گرا ہم بیل نے دیکھا کہ ایک لڑکا اپنے مکان کے پہلے منزلے پر کھڑکی میں کھڑا ہے۔ اس کے منہ سے ایک ڈبایا گا ہوا ہے۔ ڈبے کے پیندے سے لمبا دھا گا نکل کر پنجھ کھڑے ہوئے دوسرے لڑکے کے ڈبے سے جڑا ہوا ہے۔ دوسرے لڑکے نے اپنے ڈبے کو کان سے لگا رکھا ہے۔ گرا ہم بیل نے دیکھا کہ اوپر والا لڑکا کچھ بول رہا ہے اور پنجھ والا لڑکا ڈبایا کان سے لگائے اس کی بات سن رہا ہے۔ پھر پنجھ کھڑے ہوئے لڑکے نے ڈبے میں کچھ کہنا شروع کیا اور اوپر والے لڑکے نے اپنا ڈبایا کان سے لگا کر اس کی بات سننی۔



بات چیت کا یہ کھیل دیکھ کر گرا ہم بیل نے سوچا کہ کوئی ایسا آہل بنانا چاہیے جس کے ذریعے دور بیٹھے ہوئے لوگ آپس میں بات کرسکیں۔ اس نے بہت دنوں تک اس کام پر محنت کی۔ بجلی کے تاروں سے ڈبوں کو جوڑ کر آخراً ایک دن

اس نے وہ چیز بنائی جسے ٹیلی فون کہتے ہیں۔

اس اپجاد کے بہت سے فائدے ہیں۔ ہمارے بہت سے کام گھر بیٹھے ہی ٹیلی فون پر ہو جاتے ہیں۔ اس کی وجہ سے وقت بچتا ہے۔ محلے میں کہیں آگ لگ جائے، فائر بریگید کو فون کر دیجیے، فوراً حاضر ہو جائے گا۔ گھر میں کوئی اچانک پھار پڑ جائے، فون کر کے ڈاکٹر کو بلا لیجیے۔ گھر کی بجلی فیل ہو جائے، فون کر دیجیے، اُسے درست کرنے والا آجائے گا۔ ایک شہر سے دوسرے شہر میں ٹیلی فون سے بات چیت کی جاسکتی ہے۔ یہی نہیں، باہر کے مکونوں میں رہنے والے دوستوں اور رشتے داروں سے بھی ہم بات چیت کر سکتے ہیں۔ اس طرح ٹیلی فون سے ہر کام وقت پر ہو جاتا ہے۔



پچھلے پندرہ بیس برسوں میں ٹیلی فون میں بڑی ترقی ہوئی ہے۔ اب ایسے فون آگئے ہیں جو تار سے جڑے ہوئے نہیں ہوتے۔ انھیں موبائل فون کہا جاتا ہے۔ یہ اتنے چھوٹے ہوتے ہیں کہ انھیں جیب میں رکھا جاسکتا

ہے۔ ہم کہیں بھی جائیں، انھیں ساتھ لے جاسکتے ہیں۔ موبائل فون میں کیمرا بھی ہوتا ہے۔ اس سے ہم بات چیت کرنے والے کی صرف آواز، ہی نہیں سنتے بلکہ اس کا چہرہ بھی دیکھ سکتے ہیں۔ ایک موبائل سے دوسرے موبائل پر تصویریں بھی جاسکتی ہیں۔ پہلے ایک دوسرے کی خیریت معلوم کرنے کے لیے خط لکھے جاتے تھے۔ اب موبائل فون کے ذریعے پیغام بھیجے جاتے ہیں اور فوراً جواب حاصل کیا جاسکتا ہے۔ موبائل پر پیغام ریکارڈ بھی ہوتے ہیں جنھیں بعد میں بھی پڑھایا جاسکتا ہے۔

موبائل فون نے اب ڈاکٹروں سے مشورہ کرنا بھی آسان بنادیا ہے۔ مرپش اپنی پہاری کی روپورٹ موبائل سے ڈاکٹر کے موبائل پر روانہ کرتا ہے۔ اس روپورٹ کو دیکھ کر ڈاکٹر پہاری کا پتہ لگاتا ہے اور مرپش کو علاج کے بارے میں صلاح دیتا ہے۔ اس طرح مرپش اور ڈاکٹر دونوں کا وقت بچتا ہے۔

موبائل فون کے ذریعے ایسے اور بہت سے کام گھر بیٹھے ہو جاتے ہیں۔ اس کے اتنے فائدوں کی وجہ سے اس کا استعمال بالکل عام ہو گیا ہے۔

ہم دیکھتے ہیں کہ سڑکوں پر، بسوں اور ریل گاڑیوں میں لوگ موبائل کان سے لگائے بتیں کر رہے ہیں۔ اکثر لوگ اس کے اتنے عادی ہو گئے ہیں کہ ہر وقت اسے اپنے پاس رکھتے ہیں۔ کاروباری لوگ تو کئی کئی موبائل فون استعمال کرتے ہیں۔ بے شک موبائل ہماری اہم ضرورت بن گیا ہے، لیکن ہمیں خیال رکھنا چاہیے کہ اس کا استعمال صرف ضروری کاموں کے لیے کیا جائے۔



آں	-	مشین
اچھا کرنا	-	نئی چیز بنانا
بھلی فیل ہو جانا	-	بھلی چلی جانا
فار بر گیڈ	-	آگ بجھانے والا عملہ
صلاح دینا	-	مشورہ دینا
عادی ہونا	-	عادت بن جانا



### ایک جملے میں جواب لکھو:

- ۱۔ دوڑوڑ کے لوگوں سے ہم کس آئے کی مدد سے بات کر سکتے ہیں؟
- ۲۔ ٹیلی فون کس نے ایجاد کیا ہے؟
- ۳۔ ٹیلی فون کی بدلتی ہوئی صورت کو آج کل کیا کہتے ہیں؟

### ختیر جواب لکھو:

- ۱۔ کس واقعے کو دیکھ کر ہم بیل کو ٹیلی فون بنانے کا خیال آیا؟
- ۲۔ ٹیلی فون کے کیا فائدے ہیں؟
- ۳۔ موبائل فون میں کون سی سہولتیں ہوتی ہیں؟

### سبق پڑھ کر خالی جگہ میں مناسب لفظ لکھو:

- |                      |  |
|----------------------|--|
| ۱۔ (ڈبٹا، آلہ)       | ٹیلی فون ہے تو ایک چھوٹا سا.....                               |
| ۲۔ (امرپکھ، انگستان) | لگ بھگ سوال پہلے اسے ..... کے ایک سائنس داں نے ایجاد کیا۔      |
| ۳۔ (ڈاکٹر، حکیم)     | فون کر کے ..... کو بلا بھیجیے۔                                 |
| ۴۔ (شہروں، ملکوں)    | باہر کے ..... میں رہنے والے دوستوں سے بھی بات چیت کر سکتے ہیں۔ |
| ۵۔ (کیمرا، ٹارچ)     | اس میں ..... بھی ہوتا ہے۔                                      |

### سرگرمی:

راستوں پر موبائل فون پر لگا تار غیر ضروری بات کرنا کیسا ہے؟ اس عادت کے بارے میں اپنے دوستوں سے بات چیت کرو۔

سبق میں موبائل فون کے کئی استعمال بتائے گئے ہیں۔ اپنے استاد یا گھر کے کسی بڑے سے معلوم کرو کہ اور کن کاموں کے لیے موبائل استعمال کرنا چاہیے۔





## افطاری



رمضان کا مہینہ تھا۔ گھر میں سب روزے رکھ رہے تھے۔ نہیں رکھ رہی تھی تو صرف زینب۔ ابھی وہ چھوٹی تھی نا، بس پانچ برس کی۔ وہ دیکھ رہی تھی کہ امی، ابا، بھائی اور بڑی بہنیں کیسے سحری اور افطاری کی تیاریوں میں لگے رہتے ہیں۔ امی طرح طرح کی چیزیں پکاتی ہیں۔ آپا اور باجی دوڑ دوڑ کر ان کی مدد کرتی ہیں۔ ابو اور بھائی بازار جا کر پھل اور مٹھائی لاتے ہیں۔ زینب بھی چاہتی تھی کہ سحری کے لیے منہ اندھیرے سب کے ساتھ بستر سے اٹھ جائے۔ سحری کھائے، دادی امماں، امی اور بہنوں کے ساتھ فخر کی نماز پڑھئے۔ دوسرے روزہ دار بچوں کو بتائے کہ میں بھی روزے سے ہوں۔ پھر مغرب کے وقت افطاری کے مزے لے۔

وہ ہر روز امی سے کہتی کہ آج مجھے سحری کے لیے جگائیے۔ میں بھی روزہ رکھوں گی۔ امی ہاں ہاں کہہ کر ٹال دیتیں۔ زینب بہت چھوٹی ہے۔ دن بھر بھوک پیاس کی تکلیف نہیں سہہ سکتی۔

آٹھ دس روزے گزر گئے۔ زینب نے روزہ رکھنے کی ضدنہ چھوڑی۔ امی اور بہنوں کو خوب تنگ کیا۔ ابو



سے بھی کہا کہ مجھے روزہ رکھنے دیں۔ آخر انہوں نے کہہ دیا کہ بھی ایک مرتبہ زینب کو بھی روزہ رکھ لینے دو۔ آج زینب کا پہلا روزہ ہے۔ وہ بہت خوش ہے۔ پھوپھی جان نے اس کے ہاتھوں میں مہندی لگائی۔ اُمی نے بال سنوارے، نئے کپڑے پہنانے، پھولوں کا ہار پہنایا اور گمراہ باندھا۔ عصر کے بعد سے افطاری کی تیاری شروع ہوئی۔

زینب کی سہیلیاں جمع ہوئیں۔ فرح، ناہپد، دپا، کوثر، فرحت سب ہی آئیں۔ پھوپھی جان نے بازار سے برف منگوائی اور شربت بنایا۔

خالہ جان آئیں۔ اُن کے ساتھ ارشد اور اکبر بھی آئے۔ پچھی جان آئیں۔ حارث اور ناز کو ساتھ لائیں اور بہت سے مہمان آئے۔ سب اپنے گھر سے زینب کے لیے افطاری لائے۔ پچھی جان سموم سے لائیں۔ خالہ جان پکوڑے اور گلگلے لائیں۔ فرح انگور اور سنتروں کی ٹوکری اپنے ساتھ لائی تھی۔ دپتا اور فرحت نے انگور دھوئے۔ ناہپڈ نے سنترے چھپے اور اُن کی پھانکیں طشتہ یوں میں رکھیں۔

پھوپھی جان نے پکار کر کہا، ”بچو! افطاری کا وقت قریب ہے۔ جلدی کرو۔“

سب نے جلدی جلدی وضو کیا۔ فرح اور کوثر نے دستِ خوان بچھایا اور افطاری کا سامان چننا۔

چھی جان بولیں، ”پہلے مسجد میں تو افطاری بھج دو۔“

آمی نے بڑی پینی میں افطاری کا سامان رکھا۔ دو بڑے بڑے جگ شربت سے بھرے اور مسجد میں افطاری بھیجی۔

مغرب کی اذان ہوئی۔ دادی امماں نے زینب کو دعا پڑھائی اور اپنے ہاتھ سے کھجور کھلائی۔ سب نے روزہ کھولا۔ شربت پیا، افطاری کھائی اور مغرب کی نماز پڑھنے کھڑے ہو گئے۔  
(نور اعین علی)



افطار - روزہ کھولنا

## اِفطاری

- مالوں میں لگانے کا پھولوں کا بار گجراء

سامان چننا - سامان ڈھنگ سے رکھنا

پسندی - تھال

## مشق

ایک جملے میں جواب لکھو:

- ۱۔ زینب کس بات کی خدرا رہی تھی؟
- ۲۔ پھوپھی جان نے زینب کے ہاتھوں میں کیا لگایا؟
- ۳۔ افطاری کی تیاری کب شروع ہوئی؟
- ۴۔ ارشد اور اکبر کس کے ساتھ آئے؟

مختصر جواب لکھو:

- ۱۔ امی نے افطار کے وقت زینب کو کیسے سنوارا؟
- ۲۔ زینب کی سہیلیوں نے افطار کی تیاری کے لیے کیا کیا؟
- ۳۔ امی نے مسجد میں کیا بھیجا؟
- ۴۔ زینب کا روزہ افطار کس طرح کرایا گیا؟

سبق پڑھ کر خالی جگہ میں مناسب لفظ لکھو:

- ۱۔ آج زینب کا پہلا ..... ہے۔
- ۲۔ پھوپھی جان نے بازار سے ..... منگوائی۔
- ۳۔ سب اپنے گھر سے زینب کے لیے ..... لائے۔
- ۴۔ فرح اور کوثر نے ..... بچھایا۔
- ۵۔ دادی امماں نے زینب کو ..... پڑھائی۔

ان لفظوں کے واحد لکھو:

روزے	سمو سے	سہیلیاں	کپڑے
پکوڑے	پھانکیں	سنترے	گلگلے

دیے ہوئے جملے غلط ہیں یا صحیح، لکھو:

- ۱۔ زینب روزا می سے کہتی کہ آج مجھے سحری کے لیے جگائیے۔
- ۲۔ آج زینب کا تپسرا روزہ ہے۔
- ۳۔ آٹھ دس روزے گزر گئے۔
- ۴۔ پچھی جان پکوڑے اور گلگلے لائیں۔
- ۵۔ دادی امماں نے زینب کو دعا پڑھائی۔
- ۶۔ ارشد اور اکبر نے دستِ خوان بچھایا۔

اپنے استاد کی مدد سے واحد کی جمع اور جمع کی واحد لکھو۔

سنترے	چھپتی	بہن	راہیں	نظر
.....	.....	.....	راہ	نظریں
موچ	آنکھیں	لومڑی	کچھوے	شپشہ
.....	.....	.....	.....	.....
ہوا	گھٹائیں	کہانی	کتاب	منڈیاں
.....	.....	.....	.....	.....
حصہ	قربانی	بجلیاں	لڑکا	دانہ
.....	.....	.....	.....	.....



## میں اچھا بیوں گا

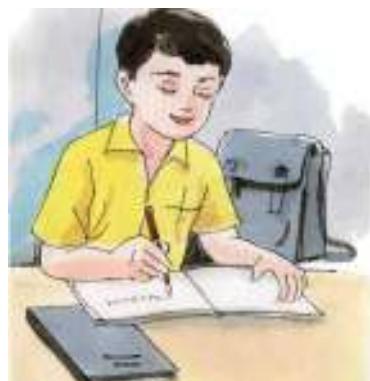


خوشی سے پڑھوں گا ، خوشی سے لکھوں گا  
خوشی سے ہر اک کام کرتا رہوں گا  
نہا دھو کے میں صاف ششرا رہوں گا  
لباس اپنا ہر وقت اُجلہ رکھوں گا



بڑے شوق سے مدرسے جاؤں گا میں  
سبق ختم ہوتے ہی گھر آؤں گا میں  
سلیقے سے اپنی کتابیں رکھوں گا  
سبق اپنا ہر روز پڑھتا رہوں گا

کروں گا ، جو ماں باپ مجھ سے کہیں گے  
مرے کام سے وہ سدا خوش رہیں گے  
ادب اپنے استاد کا میں کروں گا  
توّجہ سے ہر بات اُن کی سنوں گا



بھلائی سے کرتا رہوں گا محبت  
بُرائی سے کرتا رہوں گا میں نفرت  
میں سچا بتوں گا ، میں اچھا بتوں گا  
میں اچھوں کی صحبت میں ہر دم رہوں گا  
(تلوک چند محروم)

سدا - ہمیشہ، ہر دم

صُحبت - ساتھ

## مشق

### ایک جملے میں جواب لکھو:

- ۱۔ پچھے اپنی کتاب میں کس طرح رکھنا چاہتا ہے؟
- ۲۔ پچھے کس کا ادب کرنا چاہتا ہے؟
- ۳۔ پچھے کیسا بننا چاہتا ہے؟

### مختصر جواب لکھو:

- ۱۔ پچھے ماں باپ کو کس طرح سدا خوش رکھنا چاہتا ہے؟
- ۲۔ اچھوں کی صحبت میں رہنے کا نچھے پر کیا اثر ہوگا؟
- ۳۔ اچھے بچے کی تین خوبیاں لکھو۔

### نظم پڑھ کر خالی جگہ میں مناسب لفظ لکھو:

- |                 |  |
|-----------------|--|
| (ذوق ، شوق)     | ۱۔ بڑے ..... سے مدرسے جاؤں گا میں      |
| (صدرا ، سدا)    | ۲۔ مرے کام سے وہ ..... خوش رہیں گے     |
| (محبت ، افت)    | ۳۔ بھلائی سے کرتا رہوں گا .....        |
| (ہر دن ، ہر دم) | ۴۔ میں اچھوں کی صحبت میں ..... رہوں گا |

### سرگرمی:

اس نظم کو زبانی یاد کرو اور سب مل کر گاؤ۔



## نٹ کھٹ پچی

سُن لو ایک کہانی

بچو! سُن لو ایک کہانی

سات برس کی اک پچی ہے نام ہے جس کا پُونم  
لیکن سب بچوں نے اس کا نام رکھا ہے رانی

سُن لو ایک کہانی

بچو! سُن لو ایک کہانی

ممی اُس کو ڈانٹ پلائے یا دپدی دھمکائے  
کہتی ہے ”کہنا مانوں گی“ کرتی ہے من مانی

سُن لو ایک کہانی

بچو! سُن لو ایک کہانی

تب تک سوتی ہی نہیں ہرگز دیر ہو چاہے جتنی  
یہ ہر رات کو سُن نہیں لیتی جب تک ایک کہانی

سُن لو ایک کہانی

بچو! سُن لو ایک کہانی

’چوہے اور بیلی کی لڑائی‘ ، ’سوداگر اور بندر‘  
چھوٹے موٹے قصے اُس کو سب ہیں یاد زبانی

سُن لو ایک کہانی

بچو! سُن لو ایک کہانی

(جگن ناتھ آزاد)

## چوہا اور بیلی

بیلی چوہا ، چوہا بیلی سوچ رہے تھے جائیں دلی  
 پہلے سوچا ٹرین سے جائیں لیکن پسیے کہاں سے لائیں  
 بس میں کیسے چڑھ پائیں گے پکڑے گئے تو پچھتاںیں گے  
 چوہا بولا بات بدل کر ہم جائیں گے پیدل چل کر  
 سُن کے بیلی بھی مسکائی پھر بولی ہاں ٹھپک ہے بھائی  
 خوش تھے دونوں دل میں اپنے دیکھ رہے تھے رنگیں سپنے  
 لال قلعے کو ، چڑیا گھر کو ہم دیکھیں گے ہر منظر کو  
 جامع مسجد ، اپو گھر بھی لاث قطب کی اور صدر بھی  
 جنتز منتر بھی جائیں گے ناچیں گے ، گائیں گے

(شمّس دیوبندی)



## ❖ فقیر کی ایمان داری

آج احمد بہت خوش تھا۔ اُسے پہلی تخلوٰہ جو ملی تھی۔ اس کا بٹوہ نوٹوں سے بھرا ہوا تھا۔ اسے گھر پہنچنے کی جلدی تھی۔ وہ ایک گلی میں مڑا۔ گلکٹر پر بیٹھے ہوئے ایک فقیر کو دیکھ کر رُک گیا۔ بیٹھے پڑانے کپڑوں اور سر اور ڈاڑھی کے بڑھے ہوئے باولوں سے اس کی غربی طاہر ہو رہی تھی۔

احمد نے جیب سے بٹوہ نکالا۔ پانچ کا نوٹ نکال کر فقیر کو دیا۔ بٹوہ جیب میں رکھا اور آگے بڑھ گیا۔ اس نے یہ شنے کی بھی کوشش نہیں کی کہ فقیر کیا دُعائیں دے رہا ہے۔

اس واقعہ کو پانچ چھے مہینے گزر گئے۔ آج بھی پہلی ہی تاریخ تھی۔ احمد اسی گلی سے گزرا۔ وہ پریشان حال فقیر اُسی گلکٹر پر بیٹھا ہوا تھا۔ احمد رُکا۔ بٹوے سے پانچ کا نوٹ نکال کر فقیر کو دیا اور آگے بڑھنے لگا۔ اس دوران فقیر اسے غور سے دیکھتا رہا۔ گویا اسے پہچاننے کی کوشش کر رہا ہو۔ پھر اس نے آواز دی، ”صاحب! ذرا سُنیے۔“

احمد نے پلٹ کر پوچھا، ”کیا بات ہے؟“

”آپ کی ایک امانت میرے پاس ہے۔ اسے لے جائیے۔ چھے مہینے سے سنبھال کر رکھی ہے۔“ یہ کہہ کر اس نے پووند لگے پاجامے کے نیفے سے ایک مڑا ٹھرا نوٹ نکالا اور اسے سپدھا کیا۔ وہ سورؤپے کا نوٹ تھا۔ اس نے نوٹ احمد کی طرف بڑھا دیا۔ ”یہ لبھیے آپ کی امانت۔“

احمد نے تعجب سے کہا، ”میں کیوں لوں؟ یہ نوٹ تو میرا نہیں ہے۔“

”آپ ہی کا ہے صاحب، چھے مہینے پہلے آپ نے مجھے پانچ کا نوٹ خیرات میں دیا تھا۔ اُس وقت یہ نوٹ آپ کے بٹوے سے گر گیا تھا۔ آپ اسے لے لبھیے۔“

احمد نے حیرت سے کہا، ”تم تو مانگ کر گزارہ کرتے ہو۔ پہلے سے بھی زیادہ پریشان حال دیکھائی دے رہے ہو۔ یہ سو روپے کا نوٹ تو تمہارے لیے بہت قیمتی تھا۔ تم نے اسے خرچ کیوں نہیں کر ڈالا؟“

فقیر نے کہا، ”صاحب! میں فقیر ضرور ہوں لیکن بے ایمان نہیں۔ مہربانی کر کے اپنی امانت واپس لے لبھیے۔“

احمد نے نوٹ واپس لے لیا۔ فقیر کا شکر یہ ادا کیا اور دل ہی دل میں اس کی ایمان داری کی تعریف کرتا ہوا گھر کی طرف چل پڑا۔

(محمد حسن فاروقی)

دھوپی کی چالاکی \*

کسی ملک پر ایک بادشاہ حکومت کرتا تھا۔ اُس کا نام خاقان تھا۔ اس کے پاس بہت سے کالے ہاتھی تھے۔ سفید ہاتھی ایک بھی نہ تھا جبکہ پڑوئی ملک کے بادشاہ کے پاس پانچ سفید ہاتھی تھے اور اس کا ملک سفید ہاتھیوں کے ملک کے نام سے دو روز تک مشہور تھا۔

خاقان کی خواہش تھی کہ اپنے پڑوی بادشاہ سے ملنے کے لیے سفید ہاتھی پر بیٹھ کر جائے۔ اس نے اعلان کروایا تھا کہ جو شکاری بادشاہ کو سفید ہاتھی لا کر دے گا اس کو ہاتھی کے وزن کے برابر اشرفیاں انعام میں دی جائیں گی۔ بہت دن گزر گئے لیکن کوئی شخص بادشاہ کے لیے سفید ہاتھی نہ لاسکا۔

بادشاہ کی رعایا میں ایک کھار اور ایک دھوپی بھی رہتے تھے۔ کھار اپنے فن میں بہت ماہر تھا۔ وہ بہت خوبصورت برتن بناتا تھا لیکن حد درجہ سست اور کامل تھا۔ کھار کے مقابلے میں دھوپی بہت محنتی تھا۔ اُس کی آمد نی بہت اچھی تھی۔ کھار اور اس کی بیوی دھوپی کی آرام دہ زندگی سے بہت جلتے تھے۔ وہ ہمیشہ اُسے نقصان پہنچانے کی فکر میں رہتے تھے۔

ایک دن کمحار بادشاہ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا، ”جہاں پناہ! میرے پڑوں میں ایک دھوپی رہتا ہے۔ وہ اپنے کام میں بہت ماہر ہے۔ وہ کالے کپڑوں کو دھو کر دؤدھ کی طرح سفید کر دیتا ہے۔ عالی جاہ! آپ اُسے حکم دیں کہ وہ آپ کے کالے ہاتھی کو دھو کر سفید کر دے۔ اس طرح بادشاہ سلامت کو ایک سفید ہاتھی مل جائے گا۔“

بادشاہ نے دھوپی کو بلا�ا اور کھار کے بتائے ہوئے طریقے پر عمل کرنے کے لیے کہا۔ دھوپی سمجھ گیا کہ یہ سب کھار کی چال ہے۔ اُس نے کہا، ”بادشاہ سلامت! آپ کا حکم سر آنکھوں پر۔ برائے مہربانی آپ میرے پڑوئی کھار کو حکم دیں کہ میرے لیے اتنا بڑا ٹب بنادے جس میں کالے ہاتھی کو دھوکر میں سفید کر سکوں۔ یہ کام دریا میں نہیں ہو سکتا۔ دریا کا پانی گرم نہیں کیا جاسکتا۔ مجھے ہاتھی کو بھٹی میں چڑھانے اور اسے سفید کرنے کے لیے انتہائی گرم پانی کی ضرورت ہیڑے گی۔“

اب بادشاہ نے کھار کو حکم دیا، ”سنو! تم ہاتھی کو نہلانے کے لیے فوراً ایک بڑا طب بناؤ۔ یہ بہت ضروری ہے۔“

کمھار اور اس کے خاندان کو بہت بڑا طب تیار کرنے میں تین ماہ لگ گئے۔ کئی لوگ اُسے اٹھا کر بادشاہ کے دربار تک لائے لیکن ہے کیا! باہمی کے ماوں رکھتے ہی ٹکڑے ٹکڑے ہو گیا۔

پادشاہ نے کمھار کو دوسرا طب بنانے کا حکم دیا۔

کمحار نے بڑی محنت سے دوسرامضبوط ٹب بنایا۔ اُسے کئی لوگ مل کر دربار میں لائے۔ ٹب میں پانی بھرا گیا۔ دھوپی نے اس کے نیچے آگ سلاگائی۔ ہاتھی کو اس میں داخل کیا گیا لیکن یہ ٹب بھی کام نہ آیا۔ اس کا پیندا اتنا موٹا تھا کہ آگ کی گرمی پانی تک نہ پہنچ سکی۔

غرض ٹب بنانے کا کام چلتا رہا۔ کمحار اور اس کے خاندان والے ٹب بنانے کا پریشان ہو گئے۔

ایک دن کمحار بادشاہ سلامت کو ایک نیا ٹب دکھا رہا تھا کہ اتنے میں کئی شکاری دوڑتے ہوئے دربار میں داخل ہوئے۔ انھوں نے چلا کر کہا، ”جہاں پناہ! آپ کو فتح مبارک ہو۔ ہم نے آپ کے لیے ایک سفید ہاتھی پکڑ لیا۔ اب لوگ آپ کو سفید ہاتھی کا بادشاہ کہیں گے۔“

سفید ہاتھی بادشاہ سلامت کے حضور میں پیش کیا گیا۔ بادشاہ خوشی کے مارے دھوپی، کمحار اور ہاتھی کو نہلانے والے ٹب کو بھول گیا۔

اس طرح کمحار کی جان بچی اور دھوپی نے بھی خدا کا شکر ادا کیا۔

(احمد جمال پاشا)



## بہادر جوزف



کسی دریا کے قریب ایک چھوٹی سی بستی تھی۔ وہاں کے لوگوں نے دریا کے کنارے ایک مضبوط دپواں بنائی تھی۔ یہ دپواں دریا کے پانی کو بستی میں آنے سے روکنے کے لیے تھی۔

اسی بستی میں جوزف نام کا ایک لڑکا رہتا تھا۔ ایک شام وہ دریا کے کنارے کھیل رہا تھا۔ کھیلتے کھیلتے اُس نے دیکھا کہ دپواں میں ایک سوراخ ہو گیا ہے اور اس میں سے پانی نکل رہا ہے۔ اُس نے خیال کیا، یہ سوراخ اس وقت تو چھوٹا سا ہے مگر آہستہ آہستہ بڑھتا جائے گا اور پھر اتنا پانی بہنے لگے گا کہ ساری بستی ڈوب جائے گی۔ اُس نے سوچا، پانی کو روکنے کی کیا ترکیب ہو سکتی ہے؟ کیا بستی میں جا کر سب کو خبر کر دوں؟ مگر اس طرح تو بہت دیر ہو جائے گی۔ تب تک سوراخ اتنا بڑا ہو جائے گا کہ پانی کو روکنا مشکل ہو گا۔

آخر ایک ترکیب جوزف کی سمجھ میں آئی۔ اُس نے اپنی ہتھیلی سوراخ پر لگا دی، پانی تب بھی نہ رکا۔ وہ سوراخ سے اپنی پیٹھ لگا کر بیٹھ گیا۔ دھپرے دھپرے سردی بڑھنے لگی لیکن جوزف نے ہمت نہ ہاری اور وہیں ڈٹا



رہا۔ وہ رات بھرا سی طرح دیوار سے پیٹھ لگائے بیٹھا رہا تاکہ سوراخ نہ بڑھے اور پانی رُک جائے۔ سردی سے اُس کے ہاتھ پاؤں شل ہو گئے۔

صحح کے وقت ایک شخص اُدھر سے گزرا۔ وہ جوزف کے قریب گیا جو سردی سے اکٹھا تھا۔ اس کی پیٹھ جس گلہ دیوار سے لگی ہوئی تھی وہاں سے تھوڑا تھوڑا اپانی نکل رہا تھا۔ وہ شخص سمجھ گیا کہ ماجرا کیا ہے۔ وہ دوڑتا ہواستی میں پہنچا اور بہت سے لوگوں کو بلالایا۔

اُس وقت تک جوزف کی حالت بہت نازک ہو چکی تھی۔ کچھ نوجوان لڑکوں نے اُسے وہاں سے اٹھایا اور اُسے لے کر بڑی تیزی سے اسپتال کی طرف روانہ ہوئے۔ دوسرے لوگ سوراخ بند کرنے میں لگ گئے۔ تھوڑی دیر کوشش کرنے کے بعد سوراخ بند ہو گیا اور دیوار سے پانی آنا رُک گیا۔

اُدھر اسپتال میں ڈاکٹروں نے بڑی محنت اور توجہ سے جوزف کا علاج کیا۔ کچھ دنوں کے بعد جوزف بالکل اچھا ہو گیا۔

جوزف نے اپنی جان کی پروانہ کرتے ہوئے بستی کوتاہی سے بچایا تھا۔ اس کے اسپتال سے گھر واپس آنے پر بستی کے سب لوگوں نے خوب خوشیاں منائیں۔ گھر گھر اس کی بہادری کے چرچے ہونے لگے۔

(مشتق رضا)

ماجراء - واقعہ، بات، معاملہ

چرچا ہونا - کسی بات کا بار بار ذکر ہونا

**مشق**

ایک جملے میں جواب لکھو:

۱۔ دیوار کس لیے بنائی گئی تھی؟

۲۔ جوزف کہاں کھیل رہا ہے؟

۳۔ جوزف سوراخ بند نہ کرتا تو کیا ہوتا؟

۴۔ جوزف نے سوراخ بند کرنے کی کیا ترکیب کی؟

۵۔ وہاں سے گزرنے والے شخص نے کیا دیکھا؟

۶۔ جوزف کی بہادری کے چرچ کیوں ہونے لگے؟

دیے ہوئے لفظوں کو جملوں میں استعمال کرو:

پروانہ کرنا      ماجرا      ترکب

اس کہانی میں نیچے دیے ہوئے لوگوں نے کیا کام کیا:

جو زف کے پاس سے گزرنے والا شخص

نو جوان لڑکے

لبستی کے دوسرا لوگ

ڈاکٹر

دیے ہوئے جملے غلط ہیں یا صحیح، لکھو:

۱۔ لبستی کے کنارے ایک سمندر تھا۔

۲۔ دیوار میں ایک سوراخ ہو گیا تھا۔

۳۔ جوزف کے پاس سے گزرنے والے شخص نے سوراخ بند کرنے کی کوشش کی۔

۴۔ نوجوان لڑکوں نے جوزف کو فوراً اس کے گھر پہنچا دیا۔

۵۔ لبستی کے لوگوں نے سوراخ بند کر دیا۔

۶۔ جوزف کے اسپتال سے آنے پر لوگوں نے خوشیاں منائیں۔

نیچے دیے ہوئے خانوں سے لفظ لے کر واحد کے پانچ جملے اور جمع کے پانچ جملے بناؤ:

	سوچ	
رہا ہے۔	چل	
رہے ہیں۔	دیکھ	
	جاگ	۵۰
	گا	



## سیواگرام

وردھا شہر سے کچھ دُور ایک چھوٹا سا گاؤں سیواگرام ہے۔ یہاں گاندھی جی کے رہنے کی ایک سادہ گلیا ہے۔ اسے 'باؤ گٹی' کہتے ہیں۔ یہ مٹی اور بانس کی بنی ایک جھونپڑی ہے۔ اس کی چھت کو یلو کی ہے۔ اس میں محلوں جیسی رونق اور خوبصورتی نہیں مگر اسے دیکھنے کے لیے دُور دُور سے لوگ آتے ہیں۔ باؤ گٹی میں گاندھی جی نے اپنی زندگی کے آخری گیارہ برس گزارے تھے۔



سیواگرام میں 'باؤ گٹی' کے علاوہ گاندھی جی کی بیوی کستور با کے نام سے 'کستور باؤ گٹی' بھی ہے۔ یہاں دُور سے آئے ہوئے مہمانوں کے ٹھہرنے کے لیے مہمان خانہ بھی بنایا گیا ہے۔ یہ سارے مکانات بہت ہی سادہ ہیں۔ آؤ باؤ گٹی میں چلیں۔

دیکھو، دروازے کے پاس باؤ کی لاٹھی رکھی ہے۔ ادھر دامیں جانب باؤ بیٹھتے تھے۔ پاس ہی اُن کا چرخہ ہے۔ اسی پروہ سوت کاتتے تھے۔ اس پیشے کی الماری میں باؤ کا قلم دان، چشمہ اور گھڑی ہے۔ یہاں پتھر کے بنے ہوئے تین بند رہی ہیں جو اشاروں سے بتاتے ہیں کہ 'برامت دیکھو، برامت کہو، برامت سنو'۔ ایک چوکی پر گاندھی جی کی قنڈپل رکھی ہے۔ گاندھی جی کے زمانے میں گلیا میں بجلی کی روشنی نہیں تھی اس لیے

آج بھی وہاں بھلی کا انتظام نہیں ہے۔ ہر چیز ولیٰ ہی ہے جیسی گاندھی جی کے زمانے میں تھی۔  
باپو کی ہر چیز سادہ تھی۔ وہ سادہ کھانا کھاتے تھے۔ ان کا لباس بھی سادہ ہوتا تھا۔ بڑے نیک انسان تھے۔  
لوگوں سے کہتے، ”پچ کہنے سے مت ڈرو۔“

ذرائعیا کی دیواریں دیکھو۔ جگہ جگہ تختیاں لگی ہوئی ہیں۔ ہر تختی پر کسی نہ کسی مذہب کی دعا لکھی ہوئی ہے۔  
گاندھی جی ہر مذہب کی عزّت کرتے تھے۔ وہ ہندو، مسلم، سیکھ، عیسائی سب سے پیار کرتے تھے۔  
آوا بُلٹیا کے باہر چلیں۔ دیکھو پیپل کے اس پیر کے پنج گاندھی جی بیٹھتے تھے۔ یہیں ہر مذہب کی دعا



پڑھی جاتی تھی اور بھجن ہوتا تھا۔ آج بھی یہاں سب کچھ اُسی طرح ہوتا ہے۔  
کُٹیا کے پچھے ایک گئوشala ہے۔ اس کے نزدیک کتنا گھر اور بُنائی گھر ہیں۔ یہاں سوت کاتا جاتا ہے۔  
اسی سے کھادی بُنی جاتی ہے۔ سڑک کے اُس پارکستور با اسپتال ہے۔ اسی کے نزدیک گاندھی جی کے زمانے کا  
ڈاک خانہ بھی ہے۔ دوڑوڑ سے لوگ گاندھی جی کی کُٹیا دیکھنے سیوا گرام آتے ہیں۔ (محمد احمد فردوسی)

گُٹی

- گُٹیا، جھونپڑی

کھادی

- ہاتھ کر گھے پر بنا ہوا سوتی کپڑا

گئوشala

- گاندھی جی کے زمانے میں یہاں گائے بکریاں باندھی جاتی تھیں

## مشق

● ایک جملے میں جواب لکھو:

۱۔ گاندھی جی کہاں رہتے تھے؟

۲۔ باپو گُٹی میں گاندھی جی نے کتنے برس گزارے؟

۳۔ گاندھی جی کی گُٹیا میں کون سی چیزیں رکھی ہوئی ہیں؟

۴۔ ہر تختی پر کیا لکھا ہوا ہے؟

۵۔ آج بھی ہر منہب کی دعا کہاں پڑھی جاتی ہے؟

● سبق پڑھ کر گاندھی جی کی گُٹیا کے بارے میں پانچ جملے لکھو:

● ان لفظوں کو اپنی بیاض میں خوش خط لکھو:

گُٹیا      قلم دان      چوکی      قندپل      گئوشala      کتابی گھر      بنای گھر

● دی ہوئی مثال کے مطابق نیچے دیے ہوئے لفظوں کے آخر میں 'خانہ' لگا کر لفظ بناؤ:

مثال: ڈاک + خانہ = ڈاک خانہ

دوں      کتب      مہمان      باورچی

● اس سبق میں ایک ہندی لفظ آیا ہے 'گئوشala' جو 'گئو+شala' کے ملنے سے بنتا ہے یعنی گایوں کا گھر۔

ہماری زبان میں بھی ایسے لفظ موجود ہیں جیسے کتابی گھر، بنای گھر، کتاب گھر، پُچا گھر، گھنٹہ گھر۔





## اُردو زبان ہماری



کیسی ہے پیاری پیاری ، اُردو زبان ہماری  
پھولوں کی جیسے کیاری ، اُردو زبان ہماری

بھارت ہے اس کا مسکن ، بھارت ہے اس کا گلشن  
بھارت کی ہے دُلاری ، اُردو زبان ہماری

ہندو بھی بولتے ہیں ، مسلم بھی بولتے ہیں  
لگتی ہے سب کو پیاری ، اُردو زبان ہماری

جھڑتے ہیں پھول منہ سے ، گھلتا ہے رس فضا میں  
جب ہو زبان پہ جاری ، اُردو زبان ہماری

پھولے پھلے ہمیشہ ، سارے جہاں میں ، یا رب!  
ہو ہر زبان پہ جاری ، اُردو زبان ہماری

(حافظ باقوی)



- |        |               |
|--------|---------------|
| مسکن   | - رہنے کی جگہ |
| گلشن   | - باغ         |
| دُلاری | - پیاری       |

- |  |                         |
|--|-------------------------|
| زبان سے بہت اچھی باتیں نکلتی ہیں                 | - جھڑتے ہیں پھول منہ سے |
| یہاں مراد اُردو زبان کانوں کو بھلی معلوم ہوتی ہے | - گھلتا ہے رس فضا میں   |
| پھولنا پھلنا                                     | - ترقی کرنا             |

## مشق

ایک جملے میں جواب لکھو:

- ۱۔ نظم کس زبان کے بارے میں ہے؟
- ۲۔ اردو زبان کا مسکن کسے کہا گیا ہے؟
- ۳۔ اردو زبان کے لیے پچھے کیا دعا مانگ رہا ہے؟

نظم پڑھ کر خالی جگہ میں مناسب لفظ لکھو:

- ۱۔ پھولوں کی جیسے .....
- ۲۔ بھارت ہے اس کا .....
- ۳۔ جھڑتے ہیں ..... منہ سے
- ۴۔ گھلتا ہے رس ..... میں
- ۵۔ ہوہر ..... پہ جاری

۱	ایک	ہند سے	ا	
۲	دو		ب	
۳	تین		ج	
۴	چار		د	
۵	پانچ		ر	
۶	چھے		س	
۷	سات		ط	
۸	آٹھ		ف	
۹	نو		ل	
۰	صفر	شمال + مغرب جنوب	م	
		ل	ن	
		م	و	
		ن	د	
		و	ه	
		ل	ع	
		م	ظ	
		ن	ص	
		د	ض	
		ر	ڑ	
		س	ڑ	
		ج	ز	
		د	ڈ	
		ج	چ	
		ب	پ	
		ث	ت	
		ا	ا	



## کوئی کام چھوٹا نہیں



یہ واقعہ اُس زمانے کا ہے جب جارج واشنگٹن امریکہ کے صدر تھے۔ ایک مرتبہ اُن کا گزر کسی شہر سے ہوا۔ ایک جگہ اُنھوں نے دیکھا کہ سڑک پر ایک درخت گرا ہوا ہے اور راستہ بند ہو گیا ہے۔ اُنھوں نے یہ بھی دیکھا کہ ان کی فونج کے کچھ سپاہی اس درخت کو راستے سے ہٹانے کی کوشش کر رہے ہیں۔ اُنھیں اس بات کی خوشی ہوئی کہ سپاہی اپنی ذمہ داری کو سمجھتے ہوئے راستے کی روکاوٹ دو کرنے میں لگے ہوئے ہیں۔ فوجیوں سے جنگ لڑنے اور دشمنوں سے ملک کی حفاظت کرنے کے علاوہ اور بھی بہت سارے کام لیے جاتے ہیں۔

سپاہی درخت کو ہٹانے کے لیے اپنی پوری قوت لگا رہے تھے۔ درخت بہت وزنی تھا۔ وہ اپنی جگہ سے ہلتا بھی نہ تھا۔ سپاہی بڑی طرح تھک چکے تھے۔ سپاہیوں کا افسر دو رکھڑا تماشا دیکھ رہا تھا۔ وہ اُن کی مدد کرنے کی بجائے اُنھیں ڈانٹ رہا تھا۔

واشنگٹن سادہ لباس میں تھے اس لیے کوئی اُنھیں پہچان نہ سکا۔ اُنھوں نے آگے بڑھ کر افسر سے کہا، ”بھائی، ان سپاہیوں کو ڈانٹنے کی بجائے تم ان کی مدد کیوں نہیں کرتے۔ ایک آدمی کے بڑھنے سے طاقت بڑھ جائے گی اور یہ درخت ہٹ جائے گا۔“

افسر کو اپنے افسر ہونے کا بڑا غرور تھا۔ اُس نے لاپرواٹی سے جواب دیا، ”میں ان سپاہیوں کا افسر ہوں۔ یہ کام میرا نہیں، ان سپاہیوں کا ہے۔ میں یہ کام کیوں کروں؟“

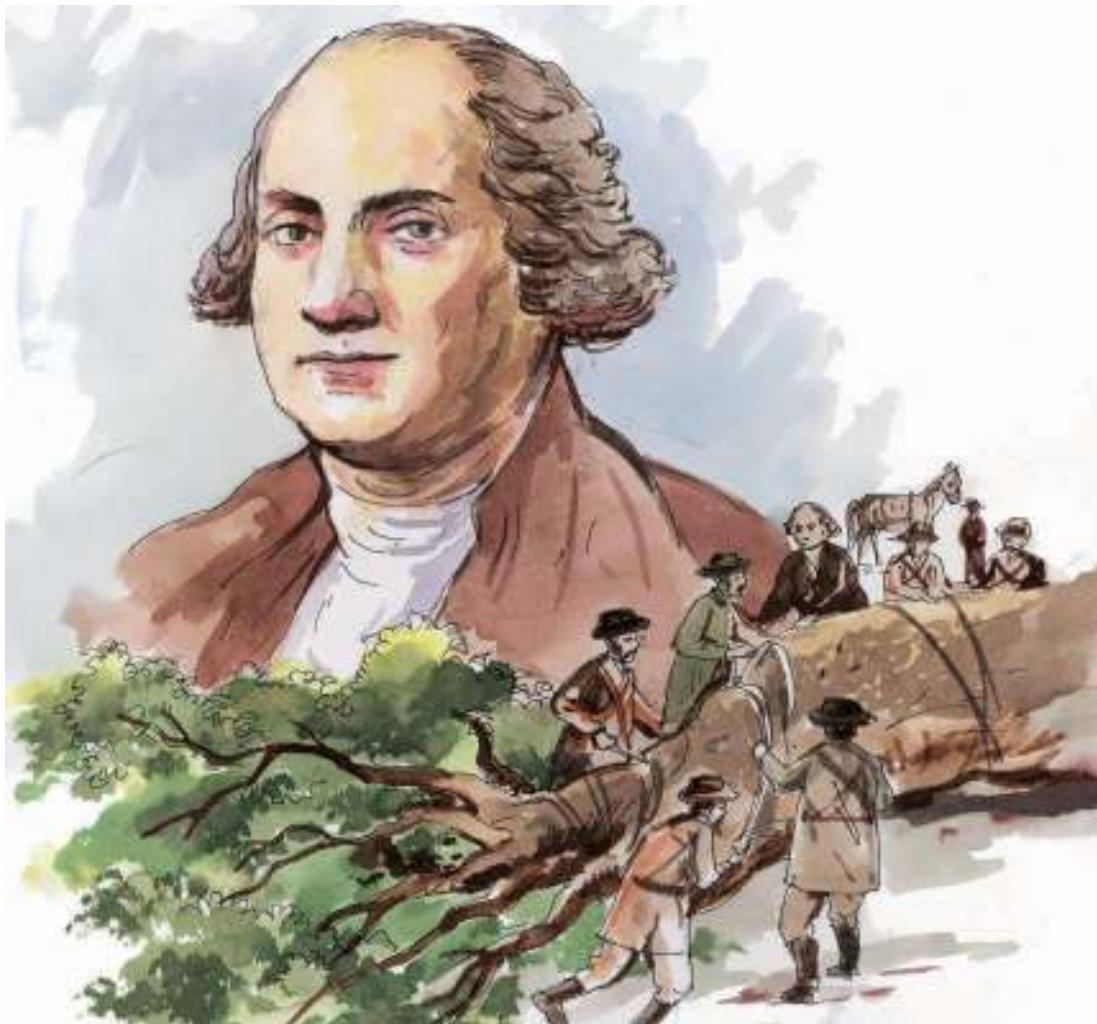
واشنگٹن کو اس کا جواب سن کر غصہ تو بہت آیا مگر اُنھوں نے اپنے غصے کو ظاہر نہیں کیا۔ اُنھوں نے کہا، ”معاف کرنا، مجھے معلوم نہ تھا۔“ یہ کہہ کر وہ اپنے گھوڑے سے اُترے اور درخت ہٹانے میں سپاہیوں کی مدد کرنے لگے۔ ایک شخص کو اپنی مدد کے لیے آتے دیکھ کر تھکے ہوئے سپاہیوں کو بڑا حوصلہ ملا۔ واشنگٹن نے سپاہیوں سے کہا، ”چلو، ہم سب مل کر ایک ساتھ زور لگاتے ہیں۔“

سپاہیوں نے ایک نئے جوش کے ساتھ زور لگایا۔ آخر درخت اپنی جگہ سے ہٹ گیا اور راستہ ٹھیک کیا۔ سپاہیوں نے واشنگٹن کا شکر یہ ادا کیا۔

واشنگٹن اپنے گھوڑے پر سوار ہوئے۔ سفر پر آگے جاتے ہوئے انہوں نے افسر سے کہا، ”جب کبھی آپ کو ایسے کاموں میں مدد کی ضرورت پڑے تو اپنے صدر کو نبلا لیا تکھیے۔ وہ آپ کی خدمت کے لیے حاضر ہو جائے گا۔“ اب افسر نے پہچانا کہ یہ امر پکہ کے صدر جارج واشنگٹن ہیں۔ وہ اپنی غلطی پر بہت شرمندہ ہوا۔ اس نے معافی مانگتے ہوئے کہا، ”جناب، مجھے معاف کر دیجیے۔“

صدر جارج واشنگٹن نے اُسے معاف کر دیا اور مسکرا کر کہا، ”یاد رکھو! کوئی کام چھوٹا نہیں ہوتا۔“

(ماخوذ)



قوت	- طاقت
غروف	- گھمنڈ
حوصلہ	- ہمت

## مشق

**ایک جملے میں جواب لکھو:**

- ۱۔ جارج واشنگٹن کون تھے؟
- ۲۔ سپاہی کیا کر رہے تھے؟
- ۳۔ سپاہیوں کو کون ڈانٹ رہا تھا؟
- ۴۔ واشنگٹن نے افسر سے کیا کہا؟

**مختصر جواب لکھو:**

سفر پر آگے جاتے ہوئے واشنگٹن نے افسر سے کیا کہا؟

**سبق پڑھ کر خالی جگہ میں مناسب لفظ لکھو:**

- ۱۔ واشنگٹن ..... لباس میں تھے۔
- ۲۔ افسر نے ..... سے جواب دیا۔
- ۳۔ واشنگٹن اپنے گھوڑے پر ..... ہوئے۔

**یہی دیے ہوئے جملے کس سے کہے گئے:**

- ۱۔ ”ایک آدمی کے بڑھنے سے طاقت بڑھ جائے گی۔“
- ۲۔ ”میں یہ کام کیوں کروں؟“
- ۳۔ ”چلو ہم سب مل کر ایک ساتھ زور لگاتے ہیں۔“
- ۴۔ ”جناب، مجھے معاف کر دیجیے۔“

**غور کرو: اس سبق سے جارج واشنگٹن کی کون سی خصوصیت معلوم ہوتی ہے؟**

- سبق ”لومڑی اور کچھوا“ میں یہ جملہ آیا ہے۔
- ”تو بڑی عقل مند ہے۔“
- اس جملے میں لفظ ”عقل مند“ عقل + مند سے مل کر بنائے ہے۔

**یہی دیے ہوئے لفظوں کے بعد ”مند“ لگا کر دوسرے لفظ بناؤ۔**

درد      دولت      فائدہ      ہوش      غیرت

## دھرے دھرے



گھر لوٹا سورج بے چارا  
 پھیل گیا ہر سو انڈیا را  
 آپہنچا کوٹھے کے اوپر  
 کھویا کھویا چاند ہمارا  
 دیکھو کیسا چمک رہا ہے  
 آسمان میں شام کا تارا  
 مانجھی گائے، گاتا جائے  
 کشتشی نے چھوٹ لیا کنارا  
 چُپکے چُپکے بندیا آئی  
 سویا سب کا راج دُلارا  
 دھرے دھرے دھرے دھرے  
 دھرے دھرے دھرے دھرے  
 دھرے دھرے دھرے دھرے  
 دھرے دھرے دھرے دھرے

(عطاء الرحمن طارق)



ہر سو - ہر طرف

اندھیارا - اندھیرا

ماجھی - کشتی چلانے والا

ہیئا ہیئا - کشتی چلاتے وقت ماجھی ایسی آواز نکلتے ہیں

نندیا - نیند

سپنے - خواب

## مشق

ایک جملے میں جواب لکھو:

- ۱۔ نظم میں کس وقت کا ذکر ہے؟
- ۲۔ چاند کیسا دکھائی دے رہا ہے؟
- ۳۔ آسمان میں کیا چمک رہا ہے؟
- ۴۔ ماجھی کیا کر رہا ہے؟
- ۵۔ نظم میں راج دلار سے کیا مراد ہے؟

یچھے دیے ہوئے ہر لفظ کے سامنے کوئی دوسرے لفظ جوڑ کر نیا لفظ بناؤ۔ مثال: آر + پار = آرپار  
کام، ٹال، آس، جھٹ، جھوٹ

اس نظم میں دھیرے دھیرے، ٹم ٹم ٹم ٹم جیسے لفظ آئے ہیں۔ لفظوں کو اس طرح تکرار سے استعمال کرنے پر بات میں زور پیدا ہوتا ہے۔

نظم سے ایسے ہی دوسرے لفظ تلاش کر کے لکھو۔





## سو نے کا درخت



دو پھر کونا زو اپنے ابا کے ساتھ کھانا کھا رہی تھی۔ اتنے میں مالی ایک تازہ ناریل لایا۔ ابا نے اُس میں ایک سوراخ کر کے نازد کو دیا۔ نازد سوراخ سے منہ لگا کر ناریل کاٹھندا اور میٹھا پانی پینے لگی۔ پانی ختم ہو گیا تو ابا نے ناریل کے دو ٹکڑے کر دیے۔ نازد چمچے سے کھرچ کھرچ کراس کا بالائی جیسا سفید گودا کھانے لگی۔



کھانے کے بعد نازد اور اس کے ابا باغ میں ٹھیلنے گئے۔ وہاں ناریل کے بڑے بڑے درخت یوں کھڑے تھے جیسے کسی نے چھاتے کھول دیے ہوں۔ ابا نے نازد کو بتایا کہ ناریل کے درخت کو سونے کا درخت بھی کہتے ہیں۔ یہ سن کر نازد کی بڑی بڑی آنکھیں حیرت سے پھیل گئیں۔ ”مگر ابا! یہ درخت تو سونے کا نہیں، لکڑی کا ہے۔“

”ہاں بیٹی! یہ سونے کا بنا ہوا تو نہیں ہے مگر اس کا ہر حصہ کسی نہ کسی کام میں آتا ہے۔ کوئی چیز بے کار نہیں جاتی اسی لیے اسے سونے کا درخت کہتے ہیں!“

**نازو:** ابا، اس کا تنه تو اتنا اوپرچا ہے۔ یہ کام آتا ہے؟

**ابا :** اس کے تنه سے ماہی گپر کشتیاں بناتے ہیں۔ اس سے گھروں کی چھت بھی بنائی جاتی ہے۔

**نازو:** ابا، اس کے پتے کتنے بڑے بڑے ہیں! ہوا میں جھوٹتے ہوئے کتنے بھلے معلوم ہوتے ہیں۔ ان سے کیا بنتا ہوگا؟

**ابا :** پتوں سے؟ پتوں سے تو بہت سی چیزیں بنतی ہیں۔ پنکھے بنتے ہیں، چٹائیاں بنتی ہیں، جھونپڑوں کی چھتیں چھائی جاتی ہیں۔



**نازو :** ابا ناریل کو کھو پرا بھی تو کہتے ہیں؟



**ابا :** ہاں بیٹی، کھو پرا کھایا بھی جاتا ہے اور اس کا تیل بھی نکالا جاتا ہے۔ کھوپرے کا تیل بہت کام کی چیز ہے۔ اس سے طرح طرح کی مٹھائیاں بنتی ہیں۔ کچھ لوگ اسے گھنی کی بجائے کھانا پکانے میں استعمال کرتے ہیں۔ کھوپرے کا تیل سر میں لگانے اور صابن بنانے کے کام بھی آتا ہے۔

**نازو :** ابا، ناریل تو بڑے کام کی چیز ہے!

**ابا :** ہاں، ہاں، ابھی تم نے پوری بات سُنی بھی نہیں ہے۔ اس کے ریشوں سے



رسی بٹی جاتی ہے۔ اس رسی کو کا تھا، کہتے ہیں۔ کا تھے سے پائے دان اور چار پاپائیاں بُنی جاتی ہیں۔



**نازو :** اور ابا، اس کے خول سے پانی نکالنے کے ڈونگے بھی تو بنائے جاتے ہیں۔

**ابا :** ہاں نازو، یہ تم نے خوب کہا! ناریل کی ہر چیز کام میں آتی ہے، اسی لیے تو اسے سونے کا درخت کہتے ہیں!



**بالائی** - ملائی

**رسی بُننا** - ریشوں کو بل دے کر رسی بنانا

**ماہی گپر** - مجھیرا، مجھلیاں پکڑنے والا

**چھاتا** - چھتری

**چھتیں چھانا** - پتوں اور گھاس پھوس سے چھت تیار کرنا

## مشق



### ایک لفظ میں جواب لکھو:

- ۱۔ مالی کیا لے کر آیا؟
- ۲۔ ناریل کے تنے سے ماہی گیر کیا بناتے ہیں؟
- ۳۔ کھوپرے سے کیا نکالا جاتا ہے؟
- ۴۔ ناریل کے ریشوں سے کیا بناتا ہے؟

### ایک جملے میں جواب لکھو:

- ۱۔ ناریل کا پانی ختم ہونے پر اباؤ نے کیا کیا؟
- ۲۔ ناریل کا درخت دیکھنے میں کیسا لگتا ہے؟
- ۳۔ ناریل کے تنے سے کون سی چیزیں بنائی جاتی ہیں؟
- ۴۔ ناریل کے پتوں سے کون سی چیزیں بنتی ہیں؟
- ۵۔ ناریل کے خول سے کیا بنایا جاتا ہے؟

### مختصر جواب لکھو:

- ۱۔ اباؤ ناریل کے درخت کو سونے کا درخت کیوں کہا؟
- ۲۔ کھوپر اس کام آتا ہے؟
- ۳۔ کھوپرے کے تیل کے کیا استعمال ہیں؟

### نیچے دیے ہوئے لفظوں کے واحد لکھو:

چھاتے ، کشتیاں ، پتے ، نکھے ، چٹائیاں ، چھتیں

### غور کر کے بناؤ:

ایسا اور کون سا درخت ہے جس کے بہت سے فائدے ہیں؟

**سرگرمی:** اپنے استاد کی مدد سے معلوم کرو کہ بھارت میں ناریل کے درخت کن مقامات پر پائے جاتے ہیں۔

\* دی ہوئی مثال کے مطابق نیچے دیے ہوئے لفظوں سے پہلے 'بے' لگا کر دوسرا لفظ بناؤ:

**مثال:** بے + کار = بے کار

صبر ، درد ، جان ، چارہ ، حد



## کاغذ کی ناؤ



ہوا کے زور سے لہرا رہی ہے  
جھکو لے پر جھکو لے کھا رہی ہے  
مگر اس پر بھی بہتی جا رہی ہے  
ہماری ناؤ بہتی جا رہی ہے

اگر ہے ناؤ کاغذ کی تو کیا ہے  
بچانے والا اس کا دوسرا ہے  
ہماری ناؤ کا حافظ خدا ہے  
ہماری ناؤ بہتی جا رہی ہے



ہماری ناؤ بھی کیا ہے ، بلا ہے  
جہازوں کا سا اس کا حوصلہ ہے  
ہی جاتی ہے گو دریا چڑھا ہے  
ہماری ناؤ بہتی جا رہی ہے

وہ اک تنکے نے آ کر اس کو چھیڑا  
لگا اک ٹلبلے کا پھر تپھیرا  
کرے گا تو ہی یا رب ، پار بیڑا  
ہماری ناؤ بہتی جا رہی ہے  
(آخر شیرانی)



جھکو لے کھانا - ہلناؤ لنا، لہرنا

بچانے والا اس کا دوسرا ہے - مراد اللہ تعالیٰ اسے بچانے والا ہے

حافظ - حفاظت کرنے والا، بچانے والا

بلال - مراد بہت تیز

دریا چڑھا ہونا - سیلا ب آنا

تپھیرالگنا - دھکا گلنا

بیڑا پار کرنا - ناؤ کو کنارے پر پہنچانا

### مشق۔

ایک جملے میں جواب لکھو:

۱۔ بچے کون سی ناؤ چلا رہے ہیں؟

۲۔ ناؤ کس کے زور سے چل رہی ہے؟

۳۔ ناؤ کو تجھ بچانے والا کون ہے؟

۴۔ تنکے نے آ کر کیا کیا؟

۵۔ ناؤ کو کس کا تپھیرالگا؟

جوڑیاں لگاؤ:

الف	ب
(۱) ہوا کے زور سے	اس کا حوصلہ ہے
(۲) بچانے والا اس کا	اس کو چھیڑا
(۳) جہازوں کا سا	لہر رہی ہے
(۴) وہ اک تنکے نے آ کر	دوسرا ہے

سرگرمی:

کاغذ کی ناؤ بنائ کر اسے بہتے پانی میں چلا کر دیکھو۔

## اپنی مدد آپ



ایک چڑیا نے جوار کے کھیت میں گھونسلا بنایا۔ جب اُس کے آنڈوں سے بچے نکلے تو کھیت بھی پکنے کے قریب تھا۔ ایک دن چڑیا گھونسلے سے باہر جانے لگی تو اس نے اپنے بچوں سے کہا، ”میرے پچھے اگر کھیت کا مالک یا اس کے گھروالے آئیں تو ان کی باتیں غور سے سن کر مجھے بتانا۔“

چڑیا کے جانے کے بعد کھیت کا مالک اور اس کا بیٹا وہاں آئے۔ باپ نے بیٹے سے کہا، ”میں سمجھتا ہوں کہ کھیت پک چکا ہے۔ کل صبح سوریے اپنے پڑوسنیوں اور دوستوں کے پاس جاؤ اور ان سے کہو کہ کھیت کا ٹنے میں ہماری مدد کریں۔“

شام کو چڑیا اپنے گھونسلے پر واپس آئی۔ بچے پر پھیلا کر چپیں چپیں کرنے لگے۔ انہوں نے کسان سے جو سنا تھا وہ کہہ سنایا اور بولے، ”ماں! ہمیں جلدی یہاں سے لے چل۔ کہیں کھیت کے ساتھ ہمارا گھونسلا بھی نہ کٹ جائے۔“

ماں نے کہا، ”بچو! گھبرا نے کی کوئی بات نہیں۔ کھیت کے مالک نے اپنے پڑوسنیوں اور دوستوں پر بھروسہ کیا ہے۔ مجھے یقین ہے یہ کھیت کل نہیں کٹے گا۔“

دوسرا روز چڑیا جب باہر جانے لگی تو چلتے ہوئے کہتی گئی، ”بچو! کھیت کے مالک کی باتیں غور سے سن کر مجھے بتانا۔“ کچھ دیر بعد کھیت کا مالک آیا۔ وہ بہت دیر تک پڑوسنیوں اور دوستوں کا راستہ دیکھتا رہا لیکن وہاں کوئی نہ آیا۔ جب دھوپ تیز ہو گئی تو اس نے اپنے بیٹے سے کہا، ”ان دوستوں اور پڑوسنیوں کا کوئی بھروسہ نہیں۔ تم اپنے پچازاد بھائیوں سے کہو کہ کل صبح کھیت کا ٹنے میں ہمارا ہاتھ بٹائیں۔“

یہ بات سن کر چڑیا کے بچے بہت ڈرے۔ جیسے ہی ان کی ماں آئی تو پر پھیلا کر چپیں چپیں کر کے اُس سے بولے کہ آج یہ بات ہوئی ہے۔

یہ سن کر چڑیا نے کہا، ”گھبرا نے کی کوئی بات نہیں۔ مجھے نہیں لگتا کہ یہ رشتہ دار اس کے کام آئیں گے۔“ اگلے دن جب چڑیا پھر باہر جانے لگی تو اس نے کہا، ”بچو! کھیت کے مالک کی باتیں غور سے سن کر مجھے

بُتانا۔“ یہ کہہ کروہ چلی گئی۔ کچھ دیر بعد کھیت کا مالک وہاں آیا اور بہت دیر تک اپنے بھائی بچوں کا انتظار کرتا رہا۔ دھوپ تیز ہو گئی لیکن وہاں کوئی بھی نہ آیا۔ کسان نے اپنے بیٹے سے کہا، ”بیٹے! دیکھا، ہماری مدد کے لیے کوئی بھی نہیں آیا۔ اب تم دو درانتیاں تیز کر کے تیار رکھو۔ کل ہم اپنا کھیت خود ہی کاٹیں گے۔“

یہ سن کر چڑیا کے بچے بہت ڈرے اور جیسے ہی ان کی ماں آئی تو پر پھیلا کر چپ کر کے اپنی ماں کو سارا ماجرا کہہ سنایا۔



یہ با تین سُن کر چڑیا نے کہا، ”بچو! اب ہمیں یہاں سے چلے جانا چاہیے۔ یہ کھیت اب کل ضرور کٹ جائے گا۔ جب آدمی اپنا کام آپ کرنے کے لیے تیار ہوتا ہے، وہ کام ہو کر رہتا ہے۔“ یہ کہہ کروہ اُسی وقت اپنے بچوں کو لے کر وہاں سے دوسری جگہ چلی گئی۔

دوسرے دن کھیت کے مالک اور اس کے بیٹے نے کھیت کی کٹائی شروع کر دی۔

(ڈاکٹر جمیل جابی)



کھیت پکنا - فصل تیار ہونا  
راسٹہ دیکھنا - انتظار کرنا

ماجرائہنا - حال بتانا

## مشن

ایک جملے میں جواب لکھو:

- ۱۔ چڑیا نے گھونسلا کہاں بنایا؟
- ۲۔ کھیت کے مالک نے مدد کے لیے پہلے کس کو بلایا؟
- ۳۔ دوسری بار کھیت کے مالک نے مدد کے لیے کس کو بلایا؟

مختصر جواب لکھو:

- ۱۔ کوئی مدد کے لیے نہ آیا تو کسان نے بیٹے سے کیا کہا؟
- ۲۔ چڑیا کے بچوں کو کس بات کا ڈر تھا؟
- ۳۔ چڑیا کو کیوں یقین تھا کہ کل کھیت کٹ جائے گا؟

سبق پڑھ کر خالی جگہ میں مناسب لفظ لکھو:

- ۱۔ میں سمجھتا ہوں کہ ..... پک چکا ہے۔
- ۲۔ مجھے ..... ہے یہ کھیت کل نہیں کٹے گا۔
- ۳۔ کھیت کے ..... کی باتیں غور سے سن کر مجھے بتانا۔
- ۴۔ یہ کھیت اب کل ..... کٹ جائے گا۔

جوڑیاں لگاؤ:

ب	الف
شام	آگے
شک	دھوپ
چھاؤں	صبح
پچھے	یقین

سرگرمی:

اپنے استاد سے کسی ایک فصل کے بارے میں معلومات حاصل کرو۔



## ڈاکٹر بابا صاحب امبیڈکر



ایک زمانہ تھا جب ہمارے ملک میں ذات پات کارروائج عام تھا۔ بہت سے لوگ دلتون کو کم ترسیجھتے تھے۔ انھیں کنوؤں، جھپلوں اور تالابوں سے پانی لینے کی اجازت بھی نہیں تھی۔ مہاڑ کا چودار تالاب بھی ان میں سے ایک تھا۔ آخر ایک دن لوگ اس ناصافی کے خلاف اٹھ کھڑے ہوئے اور چودار تالاب کے کنارے پہنچ گئے۔



ان کے لیڈرنوجوان بھیم راؤ امبیڈکر تھے۔ بھیم راؤ چھپڑی ذات سے تعلق رکھتے تھے۔ سب سے پہلے انھوں نے تالاب میں اُتر کر پانی کو چھووا۔ دوسرے لوگوں کو بھی حوصلہ ملا اور انھوں نے بھی ایسا ہی کیا۔ اس طرح تالاب کا پانی سب لوگوں کے لیے عام ہو گیا۔

ڈاکٹر بابا صاحب امبیڈکر کا اصل نام بھیم راؤ سکپال تھا۔ وہ ۱۸۹۱ء میں مدھیہ پردیش کے ایک گاؤں 'مہو' میں پیدا ہوئے۔ ان کے والدram جی سکپال فوج میں ملازم تھے۔ بعد میں ملازمت ختم کر کے وہ ستارا میں آباد

ہو گئے۔ بھیم راؤ نے اپنی ابتدائی تعلیم یہیں حاصل کی۔ چھپڑی ذات کا ہونے کی وجہ سے انھیں تعلیم حاصل کرنے کے لیے کئی رکاوٹوں کا سامنا کرنا پڑا۔ اسکوں میں انھیں دوسرے لڑکوں کے ساتھ بیٹھنے کی اجازت نہیں تھی۔ اُن کے اسکول میں امبیڈ کر نامی ایک استاد تھے۔ وہ بھیم راؤ کو بہت چاہتے تھے۔ بھیم راؤ کو بھی اپنے استاد سے بہت محبت تھی۔ اس لیے وہ اپنا نام بھیم راؤ امبیڈ کر لکھنے لگے۔ ابتدائی تعلیم پوری کرنے کے بعد وہ اعلیٰ تعلیم حاصل کرنے کے لیے انگلستان چلے گئے۔

انگلستان سے لوٹنے کے بعد ڈاکٹر امبیڈ کرنے ملک سے ذات پات کی تفریق کو مٹانے کا پکارا دیا۔ اُس زمانے میں والتوں کو مندروں میں جانے نہیں دیا جاتا تھا۔ ڈاکٹر امبیڈ کر کی کوششوں سے ان کے لیے مندروں کے دروازے ٹھلل گئے۔

ڈاکٹر امبیڈ کر کہا کرتے تھے کہ سماج میں عزت کی زندگی گزارنے کے لیے تعلیم حاصل کرنا بے حد ضروری ہے۔ انہوں نے بہت سے اسکول اور کالج کھولے۔ عورتوں کی تعلیم پر بھی توجہ دی۔ ڈاکٹر امبیڈ کر ایک اچھے قانون داں تھے۔ آزاد ہندوستان کا دستور بنانے کے لیے ایک کمیٹی بنائی گئی تھی۔ وہ اُس کمیٹی کے صدر تھے۔ ملک کا دستور بنانے میں ان کا بہت بڑا حصہ ہے۔

۶ دسمبر ۱۹۵۶ء کو بھارت کے اس عظیم رہنماء کی موت ہو گئی۔

(سلام بن رزا)



رواج	-	طریقہ، چلن
تفرق	-	فرق
دستور	-	قانون
عظیم	-	اوپنے مرتبے والا
رہنماء	-	لیڈر

## مشق

ایک جملے میں جواب لکھو:

- ۱۔ دلوں کو کس بات کی اجازت نہیں تھی؟
- ۲۔ تالاب پر جانے والوں کی رہنمائی کون کر رہا تھا؟
- ۳۔ بابا صاحب امبیڈکر کا اصل نام کیا تھا؟
- ۴۔ بھیم راؤ نے اپنی ابتدائی تعلیم کہاں حاصل کی؟
- ۵۔ اسکول میں بھیم راؤ کو کس بات کی اجازت نہیں تھی؟
- ۶۔ انگلستان سے لوٹنے کے بعد بابا صاحب امبیڈکرنے نے کس کام کا ارادہ کیا؟

ختصر جواب لکھو:

- ۱۔ تالاب کا پانی سب لوگوں کے لیے کس طرح عام ہوا؟
- ۲۔ بابا صاحب امبیڈکرنے نے تعلیم کو عام کرنے کے لیے کیا کیا؟

وجہ بتاؤ:

- ۱۔ تعلیم حاصل کرنے میں بھیم راؤ کو رکاوٹ کا سامنا کرنا پڑا۔
- ۲۔ بابا صاحب امبیڈکر کو دستور بنانے والی کمیٹی کا صدر بنایا گیا۔

سبق پڑھ کر خالی جگہ میں مناسب لفظ لکھو:

- ۱۔ ہمارے ملک میں ذات پات کا رواج عام ..... (تھے، تھا)
- ۲۔ ان کے والد فوج میں ملازم ..... (تھا، تھے)
- ۳۔ بابا صاحب نے عورتوں کی تعلیم پر بھی توجہ ..... (دیا، دی)

نیچے دیے ہوئے لفظوں کو جملوں میں استعمال کرو:

رواج ، اجازت ، خلاف ، تعلیم

نیچے دیے ہوئے ہر لفظ کے سامنے کوئی دوسرالفاظ جوڑ کر نیالفاظ بناؤ: مثال : نخنا + منا = نخاما  
..... صاف ..... کھینچی ..... بھولی ..... چیننا .....

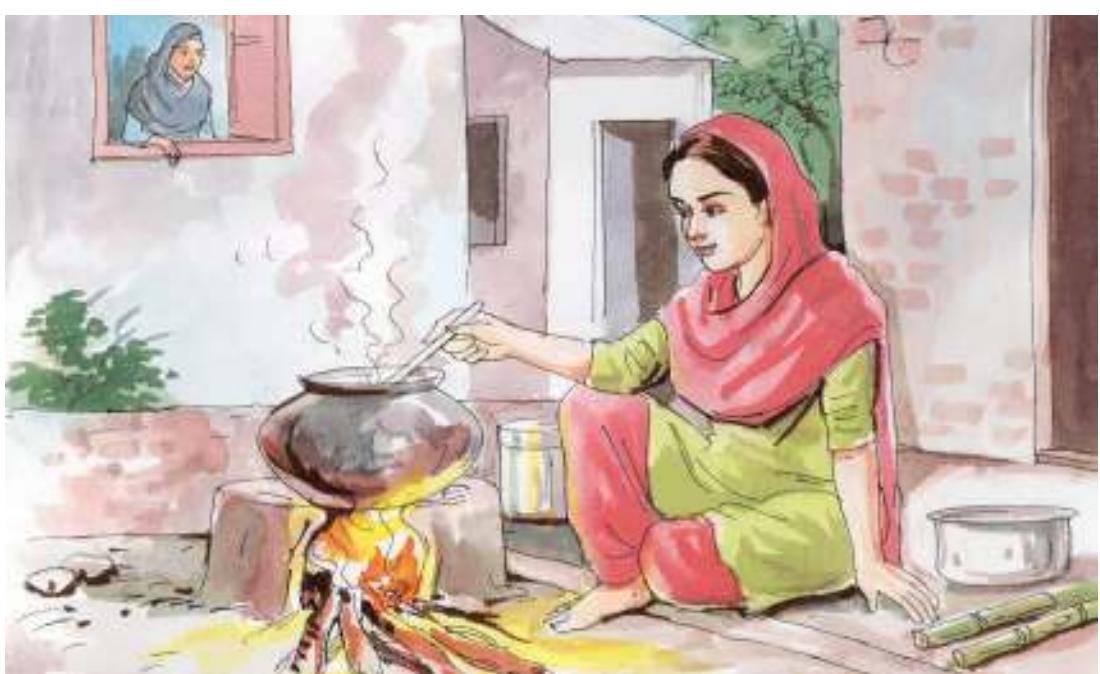
سبق سے تلاش کر کے نیچے دیے ہوئے لفظوں کی ضد لکھو:

خاص ، آگ ، شاگرد ، نفرت ، غلام



ایک روز کی بات ہے بھائی  
رس کی ہم نے کھپر پکائی  
پہلے رس گنے کا نکالا  
ہانڈی پھر چولھے پہ چڑھائی  
چاول دھوکر رس میں ڈالے  
کچھ کچھ کر کے پکتی جاتی  
کس نے چاول ہیں اُپجائے  
پک کر جب تیار ہوئی تو  
خوش ہو کر ہم سب نے کھائی  
کھیت میں گنے کس نے اُگائے  
ہم سب سے یہ کہتی جاتی  
دی کچھ کھپر پڑو سن بی کو  
کھپر تھی جیسے رس کی ملائی

(خلیل محمودی)



## مشق

ایک جملے میں جواب لکھو:

- ۱۔ کس چیز کی کھپر پکائی گئی؟
- ۲۔ رس کس برتن میں ڈالا گیا؟
- ۳۔ کھپر کچتے وقت کیسی آواز آ رہی تھی؟
- ۴۔ کھپر کس کو دی گئی؟

نظم پڑھ کر خالی جگہ میں مناسب لفظ لکھو:

- ۱۔ رس کی ہم نے ..... پکائی
- ۲۔ پہلے رس ..... کا نکالا
- ۳۔ چاول دھو کر ..... میں ڈالے
- ۴۔ کھیر تھی جیسے رس کی .....

سرگرمی:

یہاں گئے کے رس میں چاول کی کھپر پکائی گئی ہے۔  
کھپر پکانے کے لیے اور کون کون سی چیزیں استعمال کی جاتی ہیں، ان کے نام لکھو۔





## دل نہ د کھے



مجھے بچپن کی بہت ساری باتیں آج بھی یاد ہیں۔ مجھے یاد ہے کہ میری امی طرح طرح کے مزے دار کھانے پکاتی تھیں اور ہم سب بڑے شوق سے کھاتے تھے۔

میں ایک روز کرکٹ کھیل کر گھر آیا۔ میں بہت تھکا ہوا تھا۔ ہاتھ منہ دھوکر بیٹھا ہی تھا کہ ابو بھی آفس سے

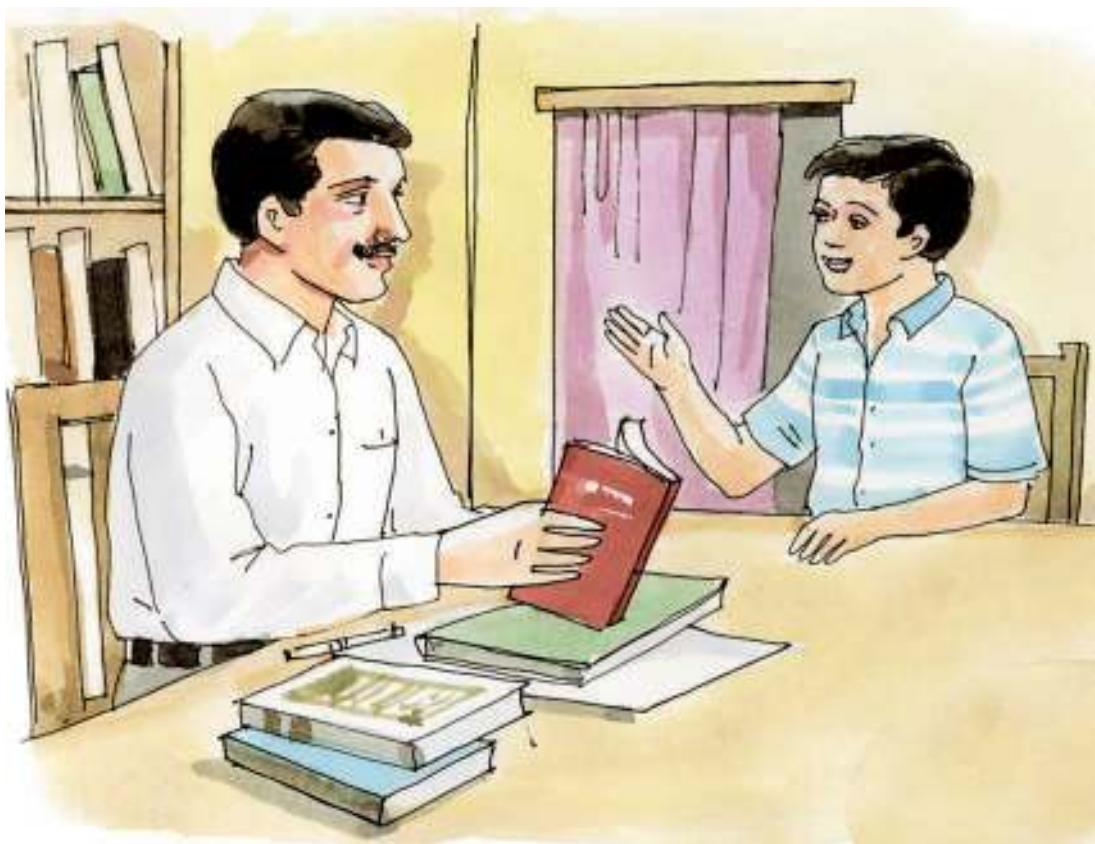


آگئے۔ امی نے ایک ٹرے میں چائے اور توس لا کر میز پر رکھ دیے۔ میں نے ایک توس اٹھایا لیکن وہ تھوڑا سا جلا ہوا تھا۔ میں نے اسے بڑی مشکل سے کھایا۔ غور سے دیکھنے پر معلوم ہوا کہ پلیٹ کے سارے توس ایسے ہی ہیں۔ کچھ دیر بعد کیا دیکھتا ہوں کہ ابو نے وہ پلیٹ اپنے سامنے رکھ لی اور مزے لے کر توس کھا رہے ہیں۔ عام طور پر وہ جتنے توس کھاتے تھے، آج اس سے کچھ زیادہ ہی کھا گئے۔

چائے کے بعد میں اپنی میز پر پڑھائی کرنے کے لیے بیٹھ گیا لیکن پڑھائی میں طبیعت نہیں لگ رہی تھی۔

میں تعجب کر رہا تھا کہ ابو کو جلے ہوئے تو سمزے دار کیوں لگے؟  
 اتنے میں ابو امیٰ کی باتیں سنائی دیں۔ امیٰ کہہ رہی تھیں، ”آج میری غلطی سے تو س جل گئے۔ بیٹھے مونس  
 نے صرف ایک تو س کھایا۔ آپ کو بھی وہ بدمزہ لگے ہوں گے؟“  
 پھر ابو کی آواز آئی، وہ نرمی سے بول رہے تھے، ”تو س بدمزہ کہاں تھے، اچھے تھے۔ ویسے بھی مجھے جلے  
 ہوئے تو س پسند ہیں۔“

میں سوچنے لگا، ”بھلا جلے ہوئے تو س بھی کسی کو پسند آتے ہیں۔ پھر ابو نے ایسا کیوں کہا؟“  
 ابو اپنے کمرے میں چلے گئے۔ میں بھی ان کے کمرے میں پہنچا۔ ابو کچھ لکھنے میں مصروف تھے۔ میں نے  
 سلام کیا اور ان کی کرسی کے پاس جا کر کھڑا ہو گیا۔ ابو نے سلام کا جواب دیا اور مُسکرا کر پوچھا، ”کیا بات ہے؟“



”ابو! کیا آپ کو جلے ہوئے تو س پسند ہیں؟“  
 میرے اس سوال پر انہوں نے حیرت سے کہا، ”تم سے کس نے کہا؟“

میں نے انھیں بتایا کہ میں اُن کی باتیں سن چکا ہوں۔

ابو نے مجھے محبت سے اپنے پاس دوسری کرسی پر بٹھا لیا اور کہنے لگے، ”بیٹا! تمہاری امی دین بھر ہماری خاطر کتنے کام کرتی ہیں۔ آج کسی وجہ سے تو س جل گئے ہوں گے۔ وہ خود بھی پریشان ہیں۔ تم نے صرف ایک توں کھایا۔ اگر میں بھی ایسا کرتا تو وہ اور زیادہ شرمند ہوتیں۔ اس لیے میں نے انھیں خوشی سے کھالیا۔“

ابو کے کمرے سے نکلتے ہوئے میں سوچ رہا تھا، ”میرے ابو اور امی کتنا خیال رکھتے ہیں کہ ایک دوسرے کا دل نہ دکھے۔“



دل نہ دکھے - تکلیف نہ ہو، بُرانہ لگے

تو س - ٹو سٹ

طبع نہیں لگ رہی تھی - جی نہیں چاہتا تھا

ہماری خاطر - ہمارے لیے



ایک لفظ میں جواب لکھو:

۱۔ مزے دار کھانے کون پکاتا تھا؟

۲۔ بچہ کیا کھیل کر گھر واپس آیا؟

۳۔ آفس سے کون آگیا تھا؟

۴۔ امی نے چائے کے ساتھ میز پر اور کیا رکھا؟

۵۔ نرمی سے کون بول رہا تھا؟

ایک جملے میں جواب لکھو:

۱۔ پلیٹ کے توں کیسے تھے؟

۲۔ چائے کے بعد مونس کیا کرنے بیٹھ گیا؟

۳۔ مونس کمرے میں پہنچا تو اس کے ابو کیا کر رہے تھے؟

### خاتمہ جواب لکھو:

مونس اپنے آبُو کے کمرے سے نکلتے ہوئے کیا سوچ رہا تھا؟

### سبق پڑھ کر خالی جگہ میں مناسب لفظ لکھو:

- ۱۔ میری امی طرح طرح کے ..... کھانے پکاتی تھیں۔
- ۲۔ آج میری ..... سے توں جل گئے۔
- ۳۔ میں بھی ان کے ..... میں پہنچا۔
- ۴۔ اگر میں بھی ایسا کرتا تو وہ اور زیادہ ..... ہوتیں۔

### یہ جملے کس نے کہے:

- ۱۔ ”آج میری غلطی سے توں جل گئے۔“
- ۲۔ ”ویسے بھی مجھے جلے ہوئے توں پسند ہیں۔“
- ۳۔ ”ابُو! کیا آپ کو جلے ہوئے توں پسند ہیں؟“
- ۴۔ ”تمہاری امی دن بھر ہماری خاطر کتنے کام کرتی ہیں۔“
- ۵۔ ”تم نے صرف ایک توں کھایا۔“

### نیچے دیے ہوئے جملے غلط ہیں یا صحیح، لکھو:

- ۱۔ میں ایک روز کبڈی کھیل کر گھر آیا۔
- ۲۔ مونس نے صرف چار توں کھائے۔
- ۳۔ میں نے وہ بسکٹ خوشی سے کھائیے۔
- ۴۔ ویسے بھی مجھے جلے ہوئے توں پسند ہیں۔
- ۵۔ ابُوا خبار پڑھنے میں مصروف تھے۔

سرگرمی: لکھو کہ اس کہانی سے ہمیں کیا سبق ملتا ہے۔

سبق میں یہ جملہ آیا ہے: ”آپ کو بھی توں بدمزہ لگے ہوں گے؟“

اس جملے میں لفظ ”بدمزہ“ بد+مزہ سے مل کر بنا ہے۔

نیچے دیے ہوئے لفظوں سے پہلے لفظ بد لگا کر دوسرے لفظ بناو۔

صورت، تمپز، حال، اخلاق، نام

## وطن کا گپت



اے وطن ، اے وطن جاں سے پیارے وطن  
 کر دیں تجھ پر فدا اپنا تن اور من  
 اے وطن ، اے وطن  
 جاں سے پیارے وطن

گنگا جمنا تری دو جیسے بیٹیاں  
 جن کے دم سے ہری کھیتیاں  
 سونا اُگلے زمیں لہلہہایں  
 اے وطن ، اے وطن  
 جاں سے پیارے وطن

سارے سنسار میں مشہور ہے تاج  
 نام اجتنا کا بھی پاس اور دور ہے  
 ہے ترے ہار کا اک گنگپنہ دکن  
 اے وطن ، اے وطن  
 جاں سے پیارے وطن

ہم میں گاندھی بھی ہیں ہم میں نہرو بھی ہیں  
 ہم میں آزاد بھی ہم میں ٹپو بھی ہیں  
 تو نے پیدا کیے کیسے کیسے رتن  
 اے وطن ، اے وطن  
 جاں سے پیارے وطن

(ماخوذ)



تن	- جسم
من	- دل
جن کے دم سے	- جن کی وجہ سے
سونا اگلے زمیں	- مرادِ زمین سے خوب انجام آگتا ہے
سنسار	- دُنیا
تاج	- آگرے کا تاج محل
اجنتا	- اورنگ آباد کے پاس کے مشہور غار
ہار	- گلے کا زیور
رتن	- ہیرا، انگپتہ

## مشق

✿ ایک جملے میں جواب لکھو:

۱۔ شاعر اپنی جان کس پر قربان کرنا چاہتا ہے؟

۲۔ گنگا، جمنا کے بارے میں شاعر کیا کہتا ہے؟

۳۔ شاعر نے رتن کن کو کہا ہے؟

✿ اس نظم کو زبانی یاد کرو۔

✿ پہلے بند میں ”وطن، تن، من“ ایک جیسی آواز والے لفظ ہیں۔ نظم سے اسی طرح ایک جیسی آواز والے دوسرے لفظ ڈھونڈ کر لکھو۔



\* اپنے استاد کی مدد سے ایک جیسے معنی والے لفظ سے خالی دائروں کو پر کرو۔

سرخ

بہشت

پاؤں

جگ

باغ

سیاہ

پھول

گھر

لہر

ناو

روشن

سدا

سال

فقیر

نزدیک

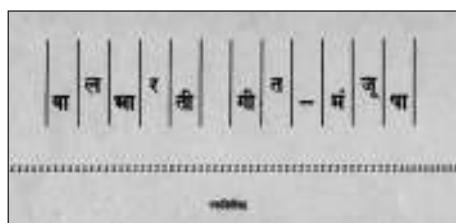
\* دیے ہوئے لفظوں کے گروپ کو پڑھ کر اُس میں سے ایسا لفظ تلاش کرو جو دونوں طرف سے پڑھنے پر صحیح ہو:

**مثال: ریت > تیر**

شان	کان	دان	جان	<	نوک	توس	تل	نوٹ	>
زور	غور	دور	موچ	<	زیب	جب	بیر	بیل	>
رائے	باغ	رات	جاگ	<	ہوش	حوض	ڈور	جوش	>
لوگ	سوگ	روٹ	مول	<	نیک	ایک	پھینک	دیکھ	>
لات	مات	ذات	سات	<	سیب	عیش	قید	تمیس	>
باپ	آپ	ناچ	ناپ	<	قاش	گھاس	لاش	ساق	>

## इयत्ता ९ ली ते ८ वी साठीची पाठ्यपुस्तक मंडळाची वैशिष्ट्यपूर्ण पुस्तके

- मुलांसाठीच्या संस्कार कथा
- बालगीते
- उपयुक्त असा मराठी भाषा शब्दार्थ संग्रह
- सर्वांच्या संग्रहाही असावी अशी पुस्तके
- स्फूर्तींगी
- गीतमंजुषा
- निवडक कवी, लेखक यांच्या कथांनी युक्त पुस्तके



पुस्तक मागणीसाठी [www.ebalbharati.in](http://www.ebalbharati.in), [www.balbharati.in](http://www.balbharati.in) संकेतस्थळावर भेट द्या.

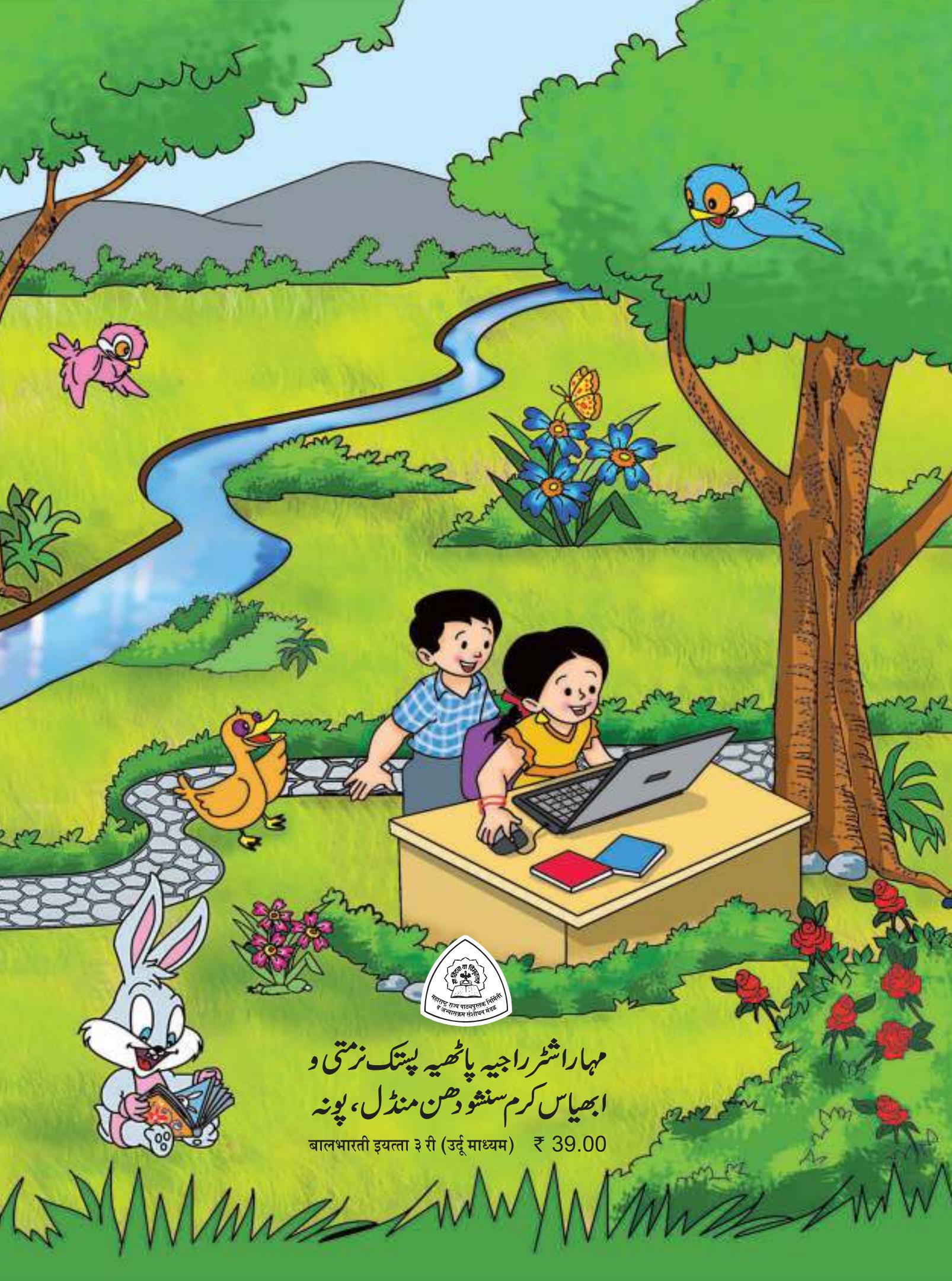


**साहित्य पाठ्यपुस्तक मंडळाच्या विभागीय भांडारांमध्ये  
विक्रीसाठी उपलब्ध आहे.**



ebalbharati

विभागीय भांडारे संपर्क क्रमांक : पुणे - ☎ २५६५९४६५, कोल्हापूर- ☎ २४६८५७६, मुंबई (गोरेगाव)  
- ☎ २८७७९८४२, पनवेल - ☎ २७४६२६४६५, नाशिक - ☎ २३९९५९९, औरंगाबाद - ☎ २३३२९७७,  
नागपूर - ☎ २५४७७९६/२५२३०७८, लातूर - ☎ २२०९३०, अमरावती - ☎ २५३०१६५



महाराष्ट्र राजीव पाठ्यक्रम प्रस्तक निपुण  
अभियास क्रम संशोधन मंडळ, पुणे

बालभारती इयत्ता ३ वी (उर्दू माध्यम) ₹ 39.00